تسہیل الجنان
ترجمہ
تکمیل الایمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد سب طرحکی واسطے اوس پروردگار کے ہے اور ثنا ہر قسم کی واسطے اوس بالا رتبہ کی کوئی اوسکی ثنا کے لائق نہیں ہے جس جناب عالی میں پیغمبر جیسے شخص نے صلی اللہ علیہ وسلم عجز بیان کیا ہو کہ لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک یعنی نہیں مجھ سے ہرگز ہو سکتی ثنا اوپر تیرے تو ویسا ہے جیسے تونے اپنے اوپر ثنا فرمائی ہے پس ہماری حمد اور ثنا یہی ہے کہ اوسکو اپنا پروردگار جانیں اور اپنے تئیں بندہ سمجھیں اور جو حکم فرماوے اوسکے بقدر طاقت کے اطاعت اور عبادت بجا لائیں اور امیدوار فضل کے رہیں اور درود بے نہایت اور صلوات بے غایت اوپر اوس پیغمبر عالی رتبہ کے کہ نعت اوسکی مانند حمد پروردگار کی حوصلہ بشر سے باہر ہے کہ بلندی شان اوسکی سبکے اوپر ظاہر ہے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے من یطع الرسول فقد اطاع اللہ جسنے فرمانبرداری اوسکی کی اوسنے تحقیق فرمانبرداری اللہ کی کی پس حمد کرنا اللہ سبحانہ تعالی کا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو سزاوار ہے اور اوسکی نعت کے قابل پروردگار ہے اللہم صل علی

محمد وعلی آل محمد واصحابه واولاده وذریته وتبعه وتبع تابعیه رضوان الله علیهم اجمعین
اما بعد فقیر سراپا تقصیر سیر علی بن حافظ محمد علی رضوی المتخلص باسیر بخشی الله تعالی اوسکو
اور اوسکے اسلاف اور اخلاف کو جناب مین زمرۂ مومنین کے اور گروہ مسلمین کے
التماس رکھتا ہے کہ جب انسان بالغ ہوتا ہے اوسی وقت اوسپر ایمان فرض ہو جاتا ہے
اور اعتقاد لازم ہے اعتقاد بغیر سمجھے کے ثابت نہین ہوتا تو ہر ایک مسلمان کو فرض ہے کہ
اپنی اولاد کو قواعد ایمان کی تعلیم کرین تا ایمان اونکا پورا ہووے فقط لا اله الا الله
کہنے سے مسلمان نہین ہوتا تا معنی حقیقت ایمان کے سمجھے نہ بعضے کافر بھی کلمہ پڑھ لیتے ہین
تو اونکو کیا فائدہ اس بات مین حضرت شیخ عبد الحق دہلوی نے رحمۃ الله علیہ رسالہ
تکمیل ایمان بہت خوب اور صاف اہل سنت جماعت کے عقائد مین جو لکھا ہے نہایت
مفید ہے اور بہت ہی انصاف سے لکھا ہے مگر وہ رسالہ فارسی زبان مین ہے اوسکو
البتہ پڑھا ہوا شخص ہو سو سمجھے قابل آدمیونکے کام کا ہے مین نے اوسمین سے
جو جو مناسب حال عوام کے تھا خلاصہ مطلب اوسکا اردو زبان مین نظم کرکے تحفۃ المسلمین
نام رکھا تھا تا اہل زبان کو اوسکا فائدہ حاصل ہو اور ہر کوئی اپنے لڑکون کو اور عورتون کو
سکھاوے کہ عقاید سے ہزارون شخص غافل ہین اور علم بیکار سیکھتے ہین جو فرض ہے
اوسکی کچھہ فکر نہین کرتے وہ رسالہ کہ منظوم تھا اوسکو بھی بعضے بعضے دوستون نے کہا کہ
ہنوز اوسمین ایک دقت باقی ہے کہ استاد ضرور ہے پڑھنا نظم کا اکثر عوام کو دشوار ہے
اور کوئی کوئی لفظ قافیہ کے واسطے ایسا بھی آگیا ہے کہ اوسکے معنی سبکو معلوم
نہین ہوتے چاہیئے کہ اوسے نثر کرو تا نہایت مرتبہ مین سہل ہو جاوے تو نظر فائدہ
عام پر رکھہ کے بموجب درخواست اون دوستون کے اوس رسالہ کو نثر کیا جاتا ہے امید
جناب اکرم الاکرمین سے قوی ہے کہ ثواب سے نیت کے محروم نفرماوے اور اس
نوشتہ کو مقبول اپنے بندون کا کرے کہ ذریعہ سعادت آخرت کا ہووے
توفیق ہر چیز کی الله تعالی کی جناب سے ہے لا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم

اور اس رسالہ کا نام تسہیل الجنان ترجمہ تکمیل الایمان رکہا گیا ہے
وہ جو اصل عربی تکمیل الایمان کی ہے اوسے اول مطلب پر لکہ کے اوسکے نیچے اردو
زبان لکہی گئی تاکہ سند ہووے اور اگر کسیکو توفیق اللہ تعالے دیوے تو اوسے
یاد کرے حقائق الاشیاء ثابتۃ یعنے حقیقت ہر شئے کی ثابت ہے کہ آگ آگ اور
پانی پانی ہے اپنی ذات مین آگ کو اللہ تعالے نے پیدا کیا ہے اور اوسمین گرمی
رکہدی پانی پیدا کیا اوسمین سردی رکہی مذہب فلاسفہ کا جہوٹہ اور غلط ہے کہ وہ کہتے
ہین ہر چیز کو جیسا اپنے نزدیک لوگون نے ٹہرا لیا ہے وہ اوس سے
ویسا ہی کام کرتی ہے اوسکی اصل مین نہین جیسے لوگون نے آگ کو اپنے خیال مین
گرم مقرر کرلیا ہے اسواسطے وہ جلاتی ہے اور پانی کو ٹہنڈا جان لیا ہے وہ ٹہنڈک
دیتا ہے انکی اصل مین نہ گرمی ہے نہ سردی ہے اور بعضے مذہب والے اپنے
نزدیک سب چیزون مین شک کرتے ہین کہتے ہین یہ ہے یا نہین فقط وہم اور خیال ہے یہ
دونون مذہب باطل ہین ہر چیز اپنی ذات مین موجود ہے اور اللہ تعالے نے جسکو جیسا
چاہا ویسا خواص دیا والعالم حادث سارا جہان نیا پیدا ہوا ہے کہ پہلے بغیر ذات
پاک اللہ تعالے کے کوئی چیز نہ تہی پہر پیدا کی گئی حدیث شریف ہے کہ کان اللہ ولم
یکن معہ شئے کہ تہا اللہ تعالے اور نہ تہی اوسکے ساتہہ کوئی چیز پس ذات اللہ تعالے
کی قدیم ہے اور جو کچہہ ہے وہ سب نو پیدا ہے اور حادث ہے عالم کا نیا بنا ظاہر ہے
کہ دن رات اوسمین تبدیل ہوتا ہے ایک حال پر ہرگز نہین رہتا پس معلوم ہوا کہ عالم
نیا ہے وہو قابل للفناء اور وہ عالم فانی ہونے والا ہے چنانچہ قرآن شریف مین وارد ہے
کہ کل شئی ہالک الا وجہہ ہر شئے ہلاک ہونے والی ہے مگر ذات مقدس اللہ سبحانہ کی کہ
وہی باقی ہے جو پیدا ہوا وہ فانی ہونے والا ہے جسنے پیدا کیا وہ باقی رہیگا ایک شان
فنا کی سب پر ہو جائیگی کیا جنت اور دوزخ کیا حور اور قصور کیا آسمان اور زمین کیا جن اور ملک سب
فانی ہو جاوینگی اگرچہ ایک لمحہ برابر ہوون یہ فنا ہو کر پہر جو پیدا ہونگے پہر فنا نہین ہونگے ہمیشہ
ابد آلآباد باقی رہین گے وله صانع یعنے اس عالم کا ایک بنانے والا ہے

کسو واسطے کہ جو چیز نہ تھی اور وہ پیدا ہوئی تو معلوم ہوا کہ کوئی اوسکا کرنے والا ہے کہ اگر
کرنے والا نہوتا تو یہ کہاں سے ہوتی **قدیم** اور یہ بنانے والا قدیم ہے
کہ اگر قدیم نہوتا تو نیا ہوتا جب نیا ہوتا تو وہ بھی سارے عالم کی طرح ہوتا واجب الوجود
واجب اور ضرور ہے ہونا اوسکا واجب الوجود اوسے کہتے ہیں کہ وہ اپنی ذات سے
قایم ہو دوسرے کسیکا محتاج نہو کہ اللہ تعالے کی ذات پاک خود بخود نہوتی
تو چاہیئے کہ کسو کے سبب سے ہوتی جب کسو کے سبب سے ہوتی تو محتاج غیر کی ہوتی جو کوئی
محتاج غیر کا ہو وہ قابل خدائی کے کیونکر ہو تو معلوم ہوا حق سبحانہ تعالی اپنی ذات
سے بغیر سبب دوسرے کے موجود ہے **واحد** یعنی اکیلا ہے کہ کوئی اوسکا
نہ شریک ہے اور نہ حصہ دار نہ کوئی اوسکا دور والا نہ نزدیک والا نہ اوسے کسو نے
جنا نہ اوسنے کسیکو جنا مگر قول نصاری کا کہ حضرت عیسی کو خدا کا بیٹا اور بی بی مریم کو
جورو کہتے ہیں نعوذ باللہ منہا کفر صریح ہے کہ جننا اور جنانا شہوت سے متعلق
ہے وہ خاصہ مخلوقات کا ہے ذات اللہ تعالی کی ان باتوں سے بالکل بری اور
پاک ہے **حی** زندہ ہے اگر زندہ نہوتا تو مردہ ہوتا پس مردہ ناکارہ محض ہے
خدائی کے قابل کاہے کو ہے اور زندہ کنندہ ہے کہ حیات سب کی اوسی کے سبب
سے ہے **قادر** قدرت والا ہے اگر قدرت والا نہوتا تو ضعیف ہوتا ضعیف خود محتاج ہے
ایسا قادر ہے کہ کسیکا محتاج نہیں جو چاہے سو کرسکے **عالم** جاننے والا ہے کوئی چیز اوسکے علم کے
باہر نہیں جو ہوئی اور جو ہوگی ازل سے ابد تک جو اوسے معلوم ہے ہر ایک کی سعادت اور
شقاوت کفر اور اسلام اوسکے علم قدیم میں تھا اور ہے کہ واللہ بکل شئے علیم
فرمایا ہے **مرید** ارادے والا ہے جو کچھ کرتا ہے سو اپنی خواہش سے اور چاہت
سے نہ کسو کے تقاضے سے اور ڈر سے کہ اگر نکریگا تو کوئی اوسے ملامت کریگا
**متکلم** کلام کرنے والا ہے کہ اگر گونگا ہوتا تو حکم احکام امر اور نہی کیونکر کرتا قرآن
شریف وغیرہ کتابیں سب کلام اوسی کا اور ان کتابوں کو قدیم چاہیئے کہ
کلام صفت ہے اللہ تعالے کی اور سب صفتیں اوسکی قدیم ہیں +

سَمِیعٌ بَصِیرٌ سننے والا ہے دیکھنے والا ہے ایسا سننے والا ہے کہ خطرہ دل کا بے حرف و صوت سن لیتا ہے حاجت لب اور زبان پر لانے کی نہین دیکھنے والا ایسا ہے کہ اگر ساتوین زمین کے نیچے اندھیری رات مین سیاہ پتھر پر چیونٹی چلے تو وہ بھی اوسکی نظر سے باہر نہو وے اگرچہ یہ سب صفتین اوس ذات مقدس مین ثابت ہین تو بندون مین کہان سے آئین مگر صفات کو آدمی کے اور اللہ تعالے کے بیچ نسبت نہین اون صفتون کو اپنے قیاس نکیا چاہیے عقل کو دخل ندیا چاہیے صِفَاتُہٗ قَدِیمَۃٌ صفتین حق سبحانہ تعالے کی قدیم ہین جیسے ذات قدیم ہے کہ کوئی چیز موجود نہوئی تھی اور اللہ تعالے کی ذات موجود تھی اسیطرح سے وہ صفتین ذات کے ساتھ موجود تھین وَلَا یَقُدِمُ بِذَاتِہٖ حَوَادِثٌ اور ذات واجب الوجود مین ہرگز کمتی بڑہتی نہین ہوتا اور تغیر تبدیل نہین ہوتا مثلاً جاہل عالم ہو جاوے یا بیٹا ناپینا ہو جاوے یہ تغیر اور تبدیل تو پیدا چیزون مین ہوتا ہے اللہ تعالے کی ذات جیسی تھی ویسی ہے اور ویسی رہیگی خوشی اور غمی کو بھی وہان دخل نہین صحت اور بیماری کا خلل نہین لَا جِسْمٌ وَلَا جَوْہَرٌ نہ بدن ہے اوسے جیسے آدمیون کو یا درختون کو ہوتا ہے کہ رنگ ہو وے یا نظر آوے نہ بے جسم ہے جیسے عقل یا نفس وغیرہ نہ اوس پر کوئی قائم ہے نہ وہ کسو پر قائم ہے لَا مُصَوَّرٌ وَلَا مُرَکَّبٌ نہ وہ تصویر کیا گیا ہے کہ کسو کے مثال یا مشابہ ہو سکے نہ دو چار چیز سے وہ ملا کے نہ ایک چیز کا بنا ہے وَلَا مَعْدُوْدٌ وَلَا مَحْدُوْدٌ نہ وہ گنا جاتا ہے نہ اوسکی حد باندھی جاتی ہے کہ اونچی اور موٹی لنبائی اور چوڑائی جسم پر موقوف ہے وَلَا فِی جِہَتٍ وَلَا فِی مَکَانٍ وَلَا فِی زَمَانٍ پروردگار عالم نہ کسو طرف ہے نہ کسو مکان مین ہے نہ کسو وقت مین یعنی اللہ تعالے کو ایک طرف مقرر کر کے نجانا چاہیے کہ آسمان پر ہے یا عرش پر ہے یا زمین پر یا اونچے نیچے پر ہے یا آگے پیچھے کہ جس وقت طرف اور مکان اور زمان نتھا اوس وقت اوسکی ذات تھی جسنے ان چیزون کو پیدا کیا ہر وہ آپ ان مین کیونکر آوے اوسکو ہر جا موجود

جاننا چاہیئے بلا جہت لا مثل لہٗ ولا شبیہ لہٗ نہ اوسکی ذات کے مانند ہے
کوئی نہ اوسکی صفات کی مانند ہے لا ضد لہٗ ولا ندّ لہٗ نہ اوس ضد اور ند کا کوئی
ضد ہے کہ اوسکی جنس سے ہووے جیسے آدمی کی ضد آدمی ہوتا ہے نہ ند ہی
اوسکا یعنے خلاف جنس اوسکا ہو جیسے آدمی کے مخالف جن اسطرح کوئی اوسکا
نہ مخالف جنس ہے نہ مخالف غیر جنس ہے ولا معین ولا ظہیر نہ کوئی اوسکا
مددگار ہے نہ پشت پناہ ہے کہ کاروبار مین اوسکی مدد کرے ولا تحلّہ الغیرہ
وہ پروردگار عالم کسو سے مل نہین جاتا کہ جسم اسکا اور اوسکا ایک ہو جاوے
جیسے آب اور رنگ نہ کسو مین پیٹھ جاتا ہے جیسے شیشہ مین شربت یا سنگ مین
آتش اس سبب سے وہ تعالے منزہ ہے یہ سب خواص جسم کے ہین لیکن باوجود
اسکے اوسکو اپنے بندون سے بلکہ تمام ذرات عالم سے ایک نسبت معیت کی
ہے جیسے روح کو بدن سے ہوتی ہے کہ نہ روح بدن مین ملگئی ہے جیسے آب
اور رنگ اور نہ اوسکے اندر ہے جیسے شیشہ مین شراب نہ اوس سے جدا ہے
کہ اگر بالکل جدا ہو تو یہ قیام جسم کا کیسے ہو متصف بجمیع الکمال منزہ
عن سمات النقص والزوال یعنی صفتین کمال کی ہین اون سب سے
وہ موصوف ہے اور سب طرح کے نقصان سے ذات پاک اوسکی منزہ ہے
اور پاک ہے ہو مرئی للمؤمنین یوم القیمۃ وہ جو ان صفتون سے موصوف
ہے اور ان کمالون سے معروف ہے دکھائی دینے والا ہے مومنون کو
قیامت کے دن اعتقاد چاہیئے کرنا حق سبحانہ تعالے قیامت کے دن اپنے بندونکو
دیدار نصیب فرمائیگا جیسا اس جہان مین ذات پاک کو اوسکے بے کیف جانتے ہین ویسا ہی روز
آخر اوسکو بے کیف دیکھینگے آنکھون کو اللہ تعالی ایسی بصارت اپنی قدرت کاملہ سے دیگا کہ تحمل
دیدار کی طاقت ہوگی مومنون کو وہ شان جمال کی ہوگی کہ جس سے دل اور جان کو سرور اور راحت
پیدا ہو اور کافرون پر جلال کی نگاہ ہوگی کہ جس سے دہشت اور وحشت دل مین اثر کریگی مومنونکو مرحوم
راحت اور خوشی ہوگی کافرون کو خوف ہوگا اور دہشت ہوگی بیچ دیدار مین حضرت باری تعالے کے فرشتہ

اور عورتین سب نہر یک ہین مگر شیاطین اور جن اس دولت سے محروم رہینگے اور بہشت
بھی جنون کو نہین ہے نہایت کار انکا یہ ہے کہ دوزخ سے نجات پاوین
اسپر بھی بفضل اللہ کریم کا بڑا ہی چاہیئے تو ثواب بھی دے اور بہشت بھی نصیب
کرے بعضے کہتے ہین کہ عورتین بھی دولت دیدار سے محروم ہونگی کہ خیمون مین
ہونگی اللہ تعالے فرماتا ہے حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ لیکن اصل یہ ہے کہ محققون نے
تحقیق کیا ہے کہ خیمے وہان کے ایسے نہونگے جیسے یہان کے ہوتے ہین
کہ حائل اور مانع ہوویں فی الحقیقت کیونکر عقل تجویز کرے کہ مثل فاطمہ زہرا رضی
اللہ عنہا اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے کہ عارفہ کاملہ ہین ایسی دولت سے
محروم رہین جب یہ دیدار عام ہووے گا اور ہر کوئی اپنی جزا سزا کو پہونچ جائیگا
تو بعد داخل ہونے بہشت کے وہان کے دیدار مین فرق ہے بعضے عارف
کامل ایسے ہونگے کہ دمبدم اس کرامت سے مخصوص ہونگے بعضے صبح شام
بعضے بعد ہفتہ کے مثل روز جمعہ بعضے بعد سال کے مثل روز عید کے یہ شرف
پائینگے دنیا مین دیدار حق سبحانہ کا ممکن نہین جو کوئی کہے کہ مین نے جاگتے مین
اللہ تعالے کو دیکھا وہ کافر ہے اوسے توبہ دینی چاہیئے مگر خواب مین البتہ
ہو سکتا ہے جنکے دل اودہر مائل ہین اونہین یہ بات ممکن ہے چنانچہ بعضے نیکون
سے منقول ہے کہ جناب باری تعالے کو خواب مین دیکھا اور بات کی جو کوئی
اللہ تعالے کو عالم رویا مین دیکھے اوسکی تعبیر یہ ہے کہ بہشتی ہوا اور غم اور
اندوہ سے پاک ہو دولت دیدار کی جاگتے مین اللہ تعالے نے پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم کو نصیب کی آپنے فرمایا ہے کہ مین نے شب معراج مین اللہ
کریم کو ان آنکھون سے دیکھا اور بات کی اور اولیا اللہ کو جو دیدار ہے وہ
رویت قلب سے ہے بصر چشم نہین خَالِقُ لِجَمِيعِ الْأَشْيَاءِ وَمُدَبِّرُهَا
وَمُقَدِّرُهَا یعنے وہ ذات پاک جو جامع عالم ہے وہ پیدا کرنے والا ہے
ساری چیزون کا اور تدبیر کرنے والا ہے اور اندازہ مقرر کرنے والا ہے

جو چیز پیدا کی اوسکے آغاز سے انجام تک سب اوسکی نظر مین تہا اور ہے جو کچھ کیا
سو اپنی تدبیر سے اور ارادہ سے کسو کے زور سے اور ناچاری سے نہین کیا
اور جو کیا ہے سو خوب اور اچہا ہی کیا بدی ہر چیز کی بہ نسبت بندون کے
ہے بہ نسبت خلق خالق کے بد نہین اور ہر چیز کا اوسنے اندازہ کیا ہے اور مقدار
مقرر رکہی ہے چنانچہ جسکا رزق جتنا مقرر کیا ہے اوتنا ہی ہوویگا اجل جسکی جب
ٹہرائی ہے تب ہی آویگی طاعت اور عصیان کفر اور ایمان سب اوسکے پیدا ہین
جو جسکے واسطے ٹہرایا ہے اوس سے وہی ہوویگا مگر طاعت پر اور ایمان پر راضی ہے
عصیان اور کفر سے بیزار ہے طاعت اور ایمان اوسکی رضا سے ہے کفر اور
عصیان اوسکی قضا سے ہے وَلَا یَجِبُ عَلَیْہِ شَیْءٌ اور اوس جناب
پر کوئی شی واجب نہین کہ نیک کو پیدا کرے اور بد کو نہ پیدا کرے یا طاعت پر
خواہ مخواہ بہشت ہی دینا واجب ہے اور عصیان پر عذاب ہی کرنا لائق ہے
مگر اوس کریم نے اپنے کرم سے مقرر فرمایا ہے کہ بدلا نیکی کا نیک دیوے اور بدی
پر چاہئے عذاب کرے چاہے نکرے وَلَا حَاکِمَ سِوَاہُ کوئی حاکم اوسکے سوا
نہین ہے جو کہے کہ یہ کام کرنیکا تہا کیون نکیا یا یہ نکرنے کا تہا کیون کیا وَلَا غَرَضَ
لِفِعْلِہٖ اوسکے کام غرض سے نہین ہین کہ جو کوئی غرضی ہوتا ہے وہ محتاج ہوتا ہے
نیکی سے اوسے فائدہ نہین بدی سے اوسے نقصان نہین سب نیکی اور بدی بندون
کی بندون ہی کے واسطے ہے مگر اوسکے کامون مین حکمت ہے سو وہ حکمت
بہی بندون کے واسطے ہے اوسے حکمت سے بہی کچہ غرض نہین فَالْحُسْنُ
مَا حَسَّنَہُ الشَّرْعُ وَالْقَبِیْحُ مَا قَبَّحَہُ الشَّرْعُ پس جب یہ بات ثابت ہوئی
تو نیک وہ چیز ہے کہ جسے شرع نے نیک کیا یعنے اوسکا حکم فرمایا اور بد وہ ہے
کہ جسے بد کیا یعنے اوس سے باز رہنا کہا نیک اور بد اوسکے پیدا ہین جسے کیا کرو
اوسے کیا چاہئے اور اپنی رائے کو دخل نہ دیا چاہئے وَلِلّٰہِ مَلَائِکَۃٌ ذَوُوْ اَجْنِحَۃٍ
مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ اللہ تعالی کی مخلوقات مین فرشتے ہین جنکے [illegible]

دو بازو والے ہین بعضے تین والے اور بعضے چار والے اور اس سے زیادہ بھی
چنانچہ جبرئیل علیہ السلام کے چھ سو پر ہین وہ فرشتے نور سے بنائے گئے ہین نہ
اونہین عورت ہے نہ مرد نہ اونہین درد ہے نہ غم نہ وہ جنتے ہین نہ جناتے ہین نوری
اونکا جسم ہے اور نور ہی اونکا لباس ہے جیسی صورت اپنی چاہین ویسی بنا وین
جہان چاہین وہان جاوین آسمان پہ ہین اور زمین پر ہین بلکہ سارے عالم مین
ہر ایک اپنے اپنے کام سے لگا ہوا ہے عصیان اللہ تعالے کا نہین کرتے
جو حکم ہوتا ہے وہ بجالاتے ہین مِنْهُمْ جِبْرَئِيلُ وَمِيكَائِيلُ وَاِسْرَافِيلُ
وَعِزْرَائِيلُ اون فرشتون مین چار سب سے بڑے فرشتے ہین اور عمدہ کامون
پر مقرر ہین جبرئیل وحی کے کام پر ہین سارے نبیون پہ وحی لیجانا اونکا کام ہے
دوسرے میکائیل ہین رزق خلق کا اونکے قبضے مین اللہ تعالے نے دیا ہے
اور تیسرے اسرافیل صور لیے ہوئے منتظر حکم کے ہین عزرائیل قبض روح کرتے ہین
وثمہ فرشتے اور ہین کہ اونہین حملۂ عرش کہتے ہین عرش عظیم اون کے
کاندھون پہ دھرا ہوا ہے شان اور عظمت اونکی قدرت حق ہے کہ جسم ایک
ایک کا اتنا بڑا ہے کہ کان کی لو سے کاندھے تلک ہر ایک کے دو سو برس
کی راہ ہے وَلِكُلٍّ مِنْهُمْ مَقَامٌ مَعْلُومٌ ہر ایک کا ایک مقام مقرر ہے کہ وہ
اوس جگہہ سے ایک تل بھر ادھر اودھر نہین سرکتا جسمین جتنا اللہ تعالے نے
کمال رکھا ہے اوس سے زیادہ نہین ہوتا کم بھی نہین ہوتا نہ اونہین ترقی ہے
نہ شوق ہے یہ بات اللہ کریم نے آدمی ہی مین رکھی ہے کہ شوق سے اور عشق سے
کہ دمبدم ترقی کرتا ہے لَا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَا اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ
وہ فرشتے عصیان اللہ تعالے کا نہین کرتے جو اونہین حکم ہوتا ہے وہ بجالاتے
ہین جیسے قہر الٰہی ہو وہ منکر نکیر بھلے برے سے کسو کے نہ ڈرین یہ جو ابلیس
نے نافرمانی کی وہ فرشتہ نہ تھا قوم جنان مین سے تھا بد اصل تھا اپنی
اصل پہ گیا عبادت بہت کی تھی سو رتبہ پایا تھا وَلَهُ كُتُبٌ اُنْزِلَ عَلٰى رُسُلِهٖ

اوس پروردگار عالم کی کتابین کہ رسولون پر اپنے اوسنے بھیجین ہین ایک سو چار ہین
اور باقی کتنے ایک صحیفے ہین اون سب مین امر اور نہی اور احکام شرعی مذکور ہین
بعد احکام شرع کے وہ سب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت سے اور ذکر شریف
سے اونکے بھرے ہوئی ہین بیان صورت کا اور سیرت کا اور وقت نبوت کا مرقوم ہے
وہ سب کتابین کلام قدیم اللہ تعالے کا ہے مِنْهَا التَّوْرٰتُهُ وَالْاِنْجِيْلُ
وَالزَّبُوْرُ وَالْفُرْقَانُ اون سب کتابون مین چار کتابین سب سے بڑی ہین توریت
حضرت موسی پر آئی انجیل حضرت عیسی پر اوتری زبور داؤد پر نازل ہوئی قرآن
شریف محمد مصطفے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل مین القا ہوا پھر ان چار دن
مین قرآن عظیم سب سے اعلے اور اولی ہے ظاہر مین سب سے مختصر ہے لیکن سبکے مطلب
سے بھرا ہوا ہے جو جو اون سب مین تھا سو وہ سب ایک مین ہے بلکہ اوسنے
اسمین زیادہ تر علوم ہین اون سب مین امتون نے تغیر تبدل کئے اور اپنی
طرف سے کچھ کچھ کمی زیادتی بنائی اللہ تعالے نے ان باتون سے قرآن
شریف کو محفوظ رکھا ہے کہ خود حضرت حق سبحانہ تعالے اوسکا حافظ ہے چنانچہ
فرماتا ہے اِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْنَ عمدہ وجہ فضل قرآن شریف کی وہ ہے کہ
جس ذات بابرکات پر نازل ہوا ہے وہ افضل رسل ہے جو کوئی قرآن کو حادث
کہے وہ کافر ہے بلکہ ساری کتابین اللہ تعالے کی اس حیثیت سے کہ کلام رب
ہے قدیم ہین اور بسبب کلام حق کے سب برابر ہین وَاسْمَآءُ ہٗ تَوْقِيْفِيَّةٌ اور نام
اللہ تعالے کی شرع شریف پر موقوف ہین جو جو نام شرع مین از روے قرآن
کے اور حدیث کے ثابت ہوے ہین اونہین نامون سے اللہ تعالے کو
یاد کیا چاہیے اپنی طرف سے کوئی نام نیا نہ بنانا چاہیے نام اللہ تعالے کے
بہت سے ہین اونمین بعضے خلق کو معلوم ہوے ہین اور بعضے نہین معلوم ہوے
ننانوے نام سب سے زیادہ مشہور ہین کہ اونمین اللہ کریم نے یہ تاثیر رکھی ہے
کہ جو کوئی اونہین حفظ کرے وہ بہشتی ہووے اگرچہ اور بھی لکھے ہوے

شرع مین نام آئے ہین مگر یہ سب سے زیادہ بسبب اس فضیلت کے مشہور ہوئے
ہین اور کافرون کی زبان پر جو نام مشہور ہین اون نامون سے یاد کرنی نہ کی
چاہیے کہ خطرہ کفر کا ہے وَهُوَ خَالِقٌ لِأَفْعَالِ الْعِبَادِ فَالْكُفْرُ وَالْمَعْصِيَةُ
بِإِرَادَتِهِ وَتَقْدِيرِهِ وَلَا بِرِضَاهُ جب ثابت ہوا کہ خالق سب شے کا وہی ہے
تو بندون کے فعلون کا بھی وہی خالق ہوا کفر اور معصیت بھی اوسکی پیدا کئی ہوئی اور دین
اور ایمان بھی اوسکی مخلوق ٹھہرے پس جسکے واسطے جو مقدر کیا ہے اوسکا اوس سے
صادر ہونا بے شک ہے کہ کفر اور معصیت اوسی کے ارادے سے اور
اوسی کے مقدر سے ہین جو ہوا اور جو ہوویگا وہ سب لوح محفوظ پر لکھا جا چکا ہے
بغیر مشیت اور خواہش اوس خالق کے کچھ ہو نہین سکتا جو اوسنے لکھا وہ آمنت
ہے جسکو بہشت کے واسطے بنایا وہ بہشتی ہے اور جسے دوزخ کے واسطے
پیدا کیا وہ دوزخی ہے باوجود اس تقدیر اور پیدایش کے اطاعت اور ایمان
سے راضی اور خوش ہے کفر اور معصیت سے ناراض ہے اور ناخوش اور
جس چیز کا حکم فرمایا وہ موجب رضا کا ہے جس سے منع کیا وہ سبب جزا کا اگرچہ
یہ سب تقدیر سے اوسی کے ہے باوجود اسکے کچھ ایک اختیار بندون کا بھی
ہے ایک ارادہ اونمین ہے کہ بسبب اوسکے یہ کام کرتا ہے مثلاً پہلے ہی جیسین
ایک شخص کے ایک بات آئی اوسپر اوس شخص نے ارادہ کیا بعد اوس ارادے
کے وہ کام ظاہر ہوا اگر پہلے ہی جیسے دل مین آیا تھا چاہتا تو اس کام کو چھوڑ دیتا
پس اسی ارادے پر عذاب اور ثواب مقرر ہے یہ مسئلہ قضا اور قدر کا
بہت نازک ہے اسکے درپے نہوا چاہیے کہ اسکی بحث مین اکثر لوگ خراب
ہوگئے ہین اعتقاد کو اتنا ہی بس ہے کہ جو کچھ ہے سو اللہ کی پیدایش سے ہے اور
اوسکی تقدیر سے ہے بغیر تقدیر کے کچھ خیر اور شر نہین ہوتا عذاب اور ثواب
بسبب اپنے ارادے کے ہے نسبت خلق کی اوسکی طرف سے ہے اور نسبت
کسب کی یعنے فعل کی بندے کی طرف اللہ تعالے مالک ہے جیسا

چاہتا ہے ویسا حکم کرتا ہے اور ہم سب اوسکی ملک ہین اپنے ملک مین جسطرح چاہیے
اوسطرح تصرف کرے وہ سب کا پوچھنے والا ہے اوسکا کوئی پوچھنے والا نہین
اپنی طرف سے کوشش اچھے کامون مین کی چاہیے پھر تو جو اوسنے مقدر
کیا ہے وہی ہوگا وَاللّٰہُ یُضِلُّ مَنْ یَّشَاءُ وَیَہْدِیْ مَنْ یَّشَاءُ اللہ
تعالے جسے چاہتا ہے اوسے گمراہ کرتا ہے جسے چاہتا ہے اوسے ہدایت دیتا ہے
جسکو وہ گمراہ کرے اوسکا کوئی ہادی نہین اور جسکا وہ ہادی ہو اوسکا کوئی گمراہ کرنیوالا
نہین باوجود اسکے گمراہی شیطان کی اور بت کیطرف نسبت رکھی ہے اور ہدایت
اللہ کی طرف اس عالم مین سبب گمراہی کا بت کو اور شیطان کو بنایا ہے
اور سبب ہدایت کا نبی کو اور قرآن کو ہمین دونون پر ایمان چاہیے پہلے
جو ہدایت اور ضلالت کی نسبت اپنی طرف فرمائی اوسے بھی حق جانیے اور
پھر شیطان کو سبب گمراہی کا کیا اور نبی کو سبب ہدایت کا کیا ۔
عَذَابُ الْقَبْرِ لِلْکَافِرِ وَالْفَاسِقِ وَنَعِیْمُ اَہْلِ الطَّاعَۃِ بِمَا یَعْلَمُ
اللّٰہُ وَیُرِیْدُہٗ وَسُؤَالُ مُنْکَرٍ وَّنَکِیْرٍ حَقٌّ کافرون فاسقون کو عذاب قبر کا
اور اہل طاعت کو عیش اور سوال منکر نکیر کا قبر میں حق ہے جب مردہ کو
قبر مین رکھکر پھرتے ہین تو دو فرشتے حق تعالے کے بھیجے ہوئے ہوئے اوسکے پاس
آتے ہین ایک کا نام منکر ہے دوسرے کا نام نکیر ہے وہ آکر مردہ کو
اوٹھا بٹھاتے ہین پھر اوس سے سوال کرتے ہین پہلے پوچھتے ہین کہ تیرا رب
کون ہے جو وہ سچا ہے کہ رب میرا اللہ تعالے ہے کہ اوسنے تمام عالم کو پیدا کیا
ہے پھر پوچھتے ہین تیرا نبی کون ہے تو وہ کہتا ہے نبی میرے محمد ہین صلی اللہ
علیہ وسلم پھر پوچھتے ہین تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہے دین میرا اسلام ہے
جب وہ موافق سوال کے جواب دیتا ہے تو اوسکے اوسکے لئے بائین طرف سے پہلے
ایک کھڑکی کھولتے ہین اوسمین سے گرمی اور بدبو دوزخ کی آتی ہے
پھر اوسے بند کرکے سیدھے بازو سے کھڑکی کھول دیتے ہین کہ

اوسمین جنت کی ہوا اور خوشبو آتی ہے پہر کہتے ہین اگر تو جواب موافق نہ دیتا تو وہ تیری جگہ تہی جب تو نے جواب دیا یہ جگہ اللہ تعالے نے تیری مقرر کی اب سو رہ آرام سے قیامت تلک کچہہ خطرہ نہین جب حشر نشر ہو گا تب حساب کتاب ہو گا پہر اوسکی کشادہ ہو جاتی ہے جہان تک نظر پہونچے اگر وہ بندہ عاصی ہے تو اوسکی قبر مین بچہو اور سانپ ہوتے ہین ہر ایک ایسا زہری کہ اگر ایک پہونک مارے تو قیامت تلک زمین پر سبزہ نہ اوگے اور اگر وہ بندہ کافر ہے تو سوال کے وقت ہکا بکا رہ جاتا ہے اوسے جواب نہین آتا تو وہ فرشتے عذاب کے آتے ہین اور زمین ایسی بہچتی ہے کہ پسلیان ٹوٹ جاتی ہین اور ادہر کی اودہر نکلجاتی ہین پہر وہ موکل عذاب کے ایسے گرزون سے مارتے ہین کہ بدن اوسکا خاک کے برابر ہو جاتا ہے پہر اوسے زندہ کرتے ہین پہر گرز مارتے ہین قیامت تلک اسیطرح سے مارتے اور جلاتے ہین مومنون کے جو چہوٹے چہوٹے لڑکے مرتے ہین اون پر بہی سوال ہے مگر وہ فرشتے آپ ہی پوچہتے ہین اور آپ ہی اونہین جواب بہی سکہاتے ہین اور مشرکون کے جو بچے چہوٹے چہوٹے موے ہین اسمین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ وہ بہی ماباپ کے شریک ہین پر اونپر سوال جواب نہین اور بعضے کہتے ہین کہ وہ بے گناہ ہین اللہ تعالے بے گناہون پر عذاب نہین کرتا اور بعضون نے یہان سکوت کیا ہے اور یہ ماجرا علم الہی پر موقوف رکہا ہے جو جانے سو کرے انبیا سے وہان سوال نہو گا کہ یہ حال اونکی شان کے لائق نہین روایت ہے کہ جب موتا کو قبر مین رکہتے ہین تو اوس قبر مین شکل ایک شخص کی لاکر دکہاتے ہین اور اوس سے پوچہتے ہین کہ یہ کسکی صورت ہے جو وہ شخص مومن ہے تو کہتا ہے یہ شکل میرے پیغمبر صلی اللہ وسلم کی ہے یہ بندے ہین اللہ تعالے کے اور بہیجے ہوے ہین اوسکے مین انپر ایمان لایا ہون

 کہ تنبیہ کا ہونا آن دیدار اکا شکے مرے دن مین سوسو بار

ہو وسے جس جا وہ غیرت مہتاب - نہ تو ظلمت رہے وہان نہ عذاب + نعوذ باللہ
اگر وہ میت کافر ہے تو کہیگا ہا ہے مین نہین جانتا یہ کون ہے تب فرشتے کہینگے
تو جھوٹہا ہے کیون نہین جانتا یہ پیغمبر مشہور رہتے تھے سارا جہان انکو جانتا تہا
انکے ساتھ خدا کا کلام تہا اور سیکڑون معجزے تھے پہر اوسپر عذاب
ہوگا قیامت تک جنون پر بہی سوال جواب ہے مومن مومنون کی طرح کافر
کافرون کی طرح مگر جنون کے ثواب مین امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ساکت رہے
ہین جو کوئی کافر ظاہر ہے علانیہ کفر کرتا ہے اوسپر بے سوال عذاب ہے
کہ اوسے حاجت سوال کی نہین منافقون کو سوال ہوگا چند شخص ہین کہ اونہین سے ایک
ایک شہید دوسرے جو جمعہ کی رات کو موا تیسرا جو جہاد مین کافرون کا ناکا باندہکر
بیٹھا چوتہا استسقا سے موا پانچوان جو پیٹ چلکر ہلاک ہوا چہٹا جو ہر رات
سورۂ تبارک پڑہتا ہے جو کوئی زمین مین دفن نہین ہوا اوسے برزخ
مین عذاب ہوگا کہ فی الحقیقۃ قبر اوسیکا نام ہے وہ ایک عالم ہے
اس عالم کے پرے سے جیسے شیر کہا گیا یا مگر نگل گیا اوس سے وہین سوال
جواب ہوگا جو جو صاحب شرع نے فرمایا ہے اوسپر ایمان لایا چاہئے اپنی عقل
کو اوسمین دخل نہ دیجئے اور اوسکی تحقیق کے پیچھے نہ پڑے کہ نشانی ایمان کی
یہی ہے اگر اوسمین کچھ شک ہے تو ایمان مین خلل ہے البعث حق
بعد مرنے کے پہر اوٹہنا حق ہے جب وقت مقرر قیامت کا پہونچے گا تو
اسرافیل کو حکم ہوگا کہ صور پھونکے یہ پہلے نشانی قیامت کی ہے اوس
صورت کے ساتھ سارے عالم مین ایک کھلبلی سی پڑجائے گی مارے وحشت
کے ہول کہا کہا کر جتنے جاندار ہین مرجائینگے زمین آسمان جہاڑ پہاڑ سب
فانی ہوجائینگے کچھہ باقی نہ رہیگا بغیر ذات پاک پروردگار کے ایک فنا کی شان
سب پر ہوجائیگی کیا حور اور قصور کیا فرشتے اور شیاطین کیا نار اور بہشت لیکن بہشت
اور دوزخ ملائکہ مقرب اور عرش اور لوح ان پر ایک شان فنا کی ہوکر

پھر باقی ہوجاینگی فرشتے جو نگھبان بہشت کے ہین کہ اونہین خزنہ بہشت کہتے ہین
اور فرشتے اوٹھانے والے عرش کے کہ اونہین حامل عرش کہتے ہین اونپر
وہ ہول اور خوف نہو گا اونہین اللہ تعالے اس آفت سے بچایگا جب سب پر
شان فنا کی ہوجائیگی تو اللہ تعالے فرمائیگا لمن الملک الیوم یعنے کسکے واسطے ہے
آج کے دن ملک وہ جو بڑے بڑے سرکش اور مفسد حق ناشناس کہ دعوی
بادشاہی کا بلکہ خدائی کا کرتے تھے کسیکو اپنے سوا موجود نہ گنتے تھے وہ اب
کہان ہین پھر آپ ہی فرمائیگا اللہ الواحد القہار یعنے وہ ملک اور سلطانی واسطے
واحد حقیقی کے ہے کہ اللہ ہے اور قہار ہے چالیس برس تک اسیطرح سے
ظہور صرف کا رہیگا بعد چالیس برس کے دوسری بار صور پھونکنے کا حکم ہوگا
تو سارے جاندار کیا چھوٹے اور کیا بڑے زندہ ہوینگے ایک مینہ آسمان سے
برسیگا اوسکے برسنے سے آدمی اور جانور زمین مین سے نکلین گے جیسے
برسات سے سبزہ اوگتا ہے ریڑہ کی جو ہڈی ہے اوسے اللہ تعالے نے
گلنے سے بچا رکھا ہے ایک جزا اوسکا باقی رہجاتا ہے وہی آدمی کا تخم
ہے جن اور انس چیونٹی مکھی سب زندہ ہوجائینگے جسنے جسپر ظلم کیا ہے اوسکا
اوسے اللہ تعالے بدلا دلوائیگا یہانتک کہ اگر منڈی بکری نے سینگ والی
کو مارا ہے تو وہ سینگ والی اوسے مارینگی اگر ایک لڑکے نے دوسرے لڑکے کو
مارا ہوگا اوسکا بھی بدلا کیا جائیگا چیونٹی چیونٹی سے قصاص لیگی یہ عدل اوسی عادل
کی ذات سے خاص ہے جب بدلا ہر ایک کا ہولیویگا تب حیوان سارے فنا ہوجائینگے
مگر وہ جو نام سے اللہ تعالے کے ذبح ہوئے ہین وہ بہشت کے خاک
ہوینگے اور دوسرے یون ہین فانی ہوجائینگے وَالْوَزْنُ حَقٌّ تلنا نیکی اور
بدی کا بندونکی حق ہے عرش کے سامنے ترازو کھڑی کرینگے نیکیون کا پلڑا
عرش کے سیدھے بازو کو ہوگا اور بدیونکا اوسکے بائین وہانکی ترازو یہان کی
ترازو سے بالعکس ہوے گی کہ جو پلڑا بھاری ہوگا وہ اونچا ہوگا جو ہلکا ہوگا وہ

وہ نیچا ہوگا اللہ تعالے قادر ہے چاہے تو کاغذون کو عملون کے تولے اور چاہے تو
اعمالون کے جسم بنا کر ترازو مین رکھے جب پلڑا نیکی کا جہوکیگا تو یہ شخص اپنے
دل مین بہت ہی نا امید ہوگا کہ سب نیکیان کم ہین اور بدیان زیادہ تب
کیا حکم ہوتا ہے تب حضرت اکرم الاکرمین جیسے چاہینگا اپنے فضل سے کہیگا کہ
ایک نیکی اس شخص کی اور باقی ہے آج کا دن ظلم کا نہین ہے وہ نیکی بہی اسکی ترازو مین
رکھو تو وہ نیکی کیا ہے ایک کاغذ پر کلمہ توحید کو جو اس شخص نے پڑہا ہے اور اوس
پر موا ہے لکھکر ترازو مین ڈالینگے تب اوسکے بوجہہ سے نیکی کا پلڑا اونچا ہوگا
اور بدی کا نیچا یہ شخص اپنے دل مین خوش ہوگا کہ بخشا گیا و الکتاب حق اعمال
نامہ بہی حق ہے جو جو کام بندے کرتے ہین اور جو جو باتین کہتے ہین وہ سب
دو فرشتے اللہ تعالے کی طرف سے مقرر ہین کہ لکھتے ہین کراماً کاتبین اونکا نام
ہے سیدہے بازو والا نیکیان لکھتا ہے اور اولٹے بازو والا بدیان جمع
کرتا ہے جو کوئی شخص ایک بدی کرتا ہے تو فرشتہ انتظار کرتا ہے کہ شاید پہر
توبہ کرے تین ساعت تک انتظام کرتا ہے جو توبہ کی تو وہ نہین لکھتا اگر توبہ نہ کی
تو وہ اوس بدی کو اعمال نامہ مین لکھہ لیتا ہے اور نیکی والا اوسی وقت نیت کے ساتھ
لکھہ ڈالتا ہے اسطرح سے وہ کتاب تیار ہوتی ہے قیامت کے دن اوسے
حاضر کرینگے اور ہر ایک کے ہاتہ مین دینگے اوسکی ایک طرف بدیان ہونگی
اور ایک طرف نیکیان کافرون کو اعمال نامے اسطرح دینگے کہ سینہ چیر کے
پیٹھہ کی طرف اولٹا ہاتہ نکالے گا اوسمین دینگے اور مومنون کے سیدہے ہاتہ مین
دینگے اگر فضل الہی شامل ہے تو وہ طرف جو نیکیون والی ہے وہ خلق کی طرف کہین
گے تا لوگ جانین کہ یہ شخص نیک تہا بدیون کا اوسکے کسیکو احوال معلوم نہوگا
تب اللہ تعالے فرماویگا کہ جیسا مین نے دنیا مین تیرا پردہ رکہا تہا ویسا ہی یہان
بہی رسوا نہین کرتا اپنے کرم سے مین نے بخشا اگر نعوذ باللہ اسکا اولٹا ہوا تو خلق
مین بہی رسوائی ہوگی اور چہٹکارا بہی مشکل پڑا و الحساب حق حساب بہی حق ہے

یہ کتاب اعمالون کی حساب کی واسطے بنی ہے حساب ہر چیز کا ہوگا مثلاً پوچھینگے کہ
روزی کہان سے پیدا کی اور کہان خرچ کی وَالسُّوَالُ حَقٌّ سوال اللہ تعالیٰ
کا بندون سے حق ہے جناب پروردگار ہر ایک سے بنفسہٖ پوچھیگا کہ نعمتین جو
تمکو دین تہین وہ تمنے فلانی فلانی جگہہ خرچ کین ہین تم سے وہ حساب لیکر یا تو اونکا
بدلا وہ کیا جو ہمنے تمہین بتادیا تہا حکم کیا تمنے نافرمانی کی پہلے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھینگے
کہ وحی انبیاؤن کو کیونکر پہونچائی پہر لوح محفوظ سے پوچھینگے کہ تونے جو جبرئیل
کو علم ہمارے دیا اوسکا شاہد کون ہے وہ کہے گی اسرافیل پہر بلائینگے پہر اسرافیل
کو بلایا جائیگا وہ ہیبت سے حق کے ترسان لرزان حاضر ہونگے پہر تمام پیغمبرون
سے پوچھا جائیگا کہ ہمارے پیغام امتون کو کیونکر پہونچائے الغرض ہر ایک سے روز
رستخیز بموجب سوال ہوگا وہ سب ہیبت سے سوال ذوالجلال کے ترسان
اور لرزان ہونگے کسیکو مجال دم مارنے کا نہوگا جب عبادت کا سوال
پیش ہوگا تو پہلے نماز کا احوال پوچھینگے کہ کیون نہ پڑہی اور اگر پڑہی تو احکام
ارکان کیون نہ ادا کئے جب نوبت معاملات کی پہونچیگی تو پہلے خون کا مقدمہ
رجوع ہوگا ہر ایک کا ظلم اور ستم احسان اور کرم سب پوچھا جائیگا ظالمون کی نیکیان
سارے ستم رسیدون کو دیجائینگی جب اوسسے بہی فیصلہ نہوگا تب مظلومون کی برائیان
اونکے سر رکہینگے بالغرض اگر کوئی شخص ایسا ہو کہ اوسنے ستر نبیون کا ثواب
بموجب ملک وعویدار کو اپنے راضی نکرے گا ہرگز جنت مین داخل نہوگا سارے
حقدار جمع ہونگے کوئی کہیگا کہ خداوندا اسنے مجہے گالی دی تہی کوئی کہیگا کہ میرا مال
چہین لیا تہا کوئی کہیگا اسنے سر مین یا پیر سے منہہ مین طمانچہ مارا تہا کوئی کہیگا مجہپر
بہتان لیا تہا کوئی کہیگا میری غیبت کی تہی مگر جز و کل معاملہ سب رجوع ہوگا کوئی چیز باقی
نرہیگی ہائے افسوس ایسا دن باہیبت درپیش ہے اور کسیکو اوسکی پروا نہین
سمجہتا ہے اور جدال ہے ہر طرح کا جہگڑا ہے اور ملال ہے دن تو طلب
مین اور ہوس مین گذرتا ہے رات عیش و طرب مین یا فکر فردا مین باقی ہے جسکو

دیکھو وہ یون مغرور ہے کہ جو مین سمجھتا ہون وہ کوئی جانتا نہین ہے برابر کوئی مخلوق نہو اتنا
نہین جانتی غفلت اور سرکشی زیادہ اوتنا دعوی عقلمندی کا زیادہ یہان تو یہ حسنہ اور یہ
غفلت ہے وہان حسرت اور ندامت ہے کبھی یہ خطرہ بہی نہین آتا کہ کوئی پوچھنے والا
ہے یہ جانتے ہین کہ اسیطرح مطلق العنان رہینگے جو فضل اوسکا دستگیری کو ہے
تو توسب آسان ہے ورنہ حیف ہے کوئی صورت چھٹکارے کی نظر نہین آتی جب
وہ چاہتا ہے کہ فضل اپنا ظاہر کرے اور بندون کو راضی کرے تو کیا کریگا ایک بہشت
سنہ آراستہ کرکے اونہین دکہاوے گا اور کہیگا کہ کوئی ایسا ہے جو اسکو خرید
لیگا خداوندا ایسا کون شخص ہوگا جسکے پاس ایسی عجیب چیز کی قیمت ہوگی کہ اسکا مقدور
ہو اسے خریدے تب حق عز وعلی فرمائیگا کہ اسکی قیمت تیرے ہاتھ ہے جو تو
ہے تو تجھے ملے پہر وہ عرض کریگا ایسی کیا چیز میرے پاس ہے جسکے بدلے
مین یہ مکان ہاتھ آوے تب اللہ تعالے فرمائیگا یہ جو حق ہے تیری بہائی مسلمان پر
اگر تو اس سے درگذرے تو یہ مکان ہم تجھے دیوین وہ راضی ہوگا اور دونون جنت میں
چلے جاینگے اوسکے فضل کے امیدوار رہا چاہئے اور عدل سے ڈرا چاہئے منقول
ہے حضرت حق سبحانہ تعالے لیسے اشفاق سے سوال کریگا کہ کوئی اوسکی احوال
واقف نہوگا روبرو اپنے بولائیگا آپ ہوگا اور وہ بندہ ہوگا فرمائیگا کہ جیسے مین نے
دنیا مین تیرے عیب ڈہانپے تہے ویسے اب اپنے کرم سے بخشدیتا ہون سو
فضل اوسکا رہے اپنا کام + لیکن ڈر اوسکے عدل سے ہے ملازم و محفوظ
حق حوض کوثر حق ہے ایمان لایا چاہئے کہ اللہ تعالے نے اپنے حبیب محمد صلی
اللہ علیہ وسلم کو ایک حوض عنایت کیا ہے کہ نام اوسکا کوثر ہے ایک مہینے
رستے برابر اوسکا طول ہے پانی اوسکا دودہ سے زیادہ سفید ہے مشک کی سی
اوسکی بو ہے جو کوئی ایکبار اوسکا پانی پیئیگا کبھی پیاس نہ لگے گی آپکے اوپر پاس
اپنے بیشمار ہین جتنے آسمان کے تارے ساقی اوسکے حضرت جناب ولایت مآب علی
کرم اللہ وجہہ ہونگے حضرت ملا نے فرمایا ہے کہ جو کوئی ابوبکر کا دشمن ہو اوسے پیا

ہرگز ایک قطرہ آب کوثر کا نہ دونگا والصراط حق پل ہے پیٹھ پر دوزخ کے اللہ تعالی
قیامت کے دن ایک پل رکھیگا تیغ سے تیز تر مومن کافر اور فاسق اور مطیع نبی اور
ولی شاہ اور گدا سبکو اوسپر گذرنا ضرور ہے کوئی تو بجلی کیطرح ایک دم مین گذر جائیگا
کوئی ہوا کے مانند پار ہو جائیگا کوئی جیسے تیز گھوڑا جاتا ہے اسطرح قطع راہ کریگا کوئی
ڈگمگاتا لڑکھڑاتا کوئی گھسٹتا ہوا گذریگا پاؤن جو بہک گیا تو دوزخ مین جا پڑا غرض جو کوئی
یہان جتنا راہ راست پر دین کے ثابت قدم ہے وہ وہان بہی مضبوط ہے اور جیسے
یہان لغزش ہے اوسے وہان بہی لغزش ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو بہی وہان
گذرنا ضرور ہے مگر وہ گذار کسطرح کا ہے جیسے کسی خطرناک جگہہ پر سردار آپ کہڑے
ہو جاتے ہین تا ادنی و اعلی قوی ضعیف سب کی مددگاری کرکے بسلامت گذار دین
اوسیطرح یہان بخشش کو اور اوس پل پار سرور کو دیکہتے جائینگے اور وہ راہ سخت
قطع کرتے جائینگے تا وہ محنت اور سختی اوس لغزش عظمی کی آگے ناچیز ہو جاوے
افسردہ آفت کم ہست ہو جائے دوزخ کہیگا جُز یا مومن اِنَّ نورک اطفأ لہبی یعنے
گذر جا جلدی اے مومن تیرا نور ایمان میری آگ کو بجہائے دیتا ہے والشفاعۃ
حق قیامت کے روز اوس سختی اور پریشانی مین شفاعت یعنی سفارش ہونا حق ہے
پہلے سب سے شفاعت کبرا ہے وہ خاص جناب پاک سرور انبیاء و المرسلین محمد مصطفی
صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ہے پہر جو کوئی جسکے حق مین اللہ تعالے چاہیگا
سفارش قبول فرمائیگا انبیا اور اولیا زاہد اور عابد عالم نیک اور عالم اپنے اپنے پیرون
کی حق تعالے سے اگر فرمان ہوگا تو سفارش کرینگے محل شفاعت کبرا کا وہ ہے کہ جب لوگ
سے سب ادبدلین گے تو تنگ ہونگے اور ہونگے پیاسے تباہ حال ہونگے اپنے اپنے گناہون کی
ندامت سے اور آفتاب کی گرمی سے موم کی طرح پگہل جائینگے اور ہول سے اوس مقام
کے کوئی کسی کیطرف کو مشغول نہوگا اپنی اپنی سب کو پڑی ہوگی سب کو دہشت اور
خوف خدا کا غالب ہوگا اپنے اپنے اعمال پر ہر ایک کی نظر ہوگی ادہر دوزخ ایکطرف
دہکتا ہوگا جنت ایک طرف کو مہکتا ہوگا رحمت کی امید ہوگی عدل کا ڈر ہوگا نہ دوست

کسی کی دوستی رہیگی نہ دشمنوں کی دشمنی سب اپنے اپنے حال مین گرفتار ہونگے جب بہت مدت اسی حال پر گذرے گی کہ نہ حساب ہوگا نہ کتاب ہوگا نہ کوئی کسیکی داد کو پہونچیگا تب سب چاہین گے کہ کوئی اپنا سفارشی ڈہونڈہیئے تو حضرت آدم علی نبینا وعلیہ السلام کے پاس سب ملکر جائینگے اور کہین گے ہم بالکل ہراس ہوکر تمہارے پاس آئے ہین تم ہم سبکے باپ ہو تمہین اللہ تعالے نے اپنا خلیفہ کیا اور اپنی روح تم مین پہونکی اور سب فرشتون سے تمہین سجدہ کروایا سب اشیا کا تمکو نام بتلایا اب بہت عاجز ہین التجا تمہارے پاس لائے ہین تم اللہ کریم سے ہماری سفارش کرو کہ اس بلا سے ہمین نجات ہووے وہ کہین گے مین نے اللہ تعالے کی نا فرمانی کی ہے کہ گیہون کہانے کو مجھے منع کیا تہا مین نے کہایا اوسکی شرم سے میرا منہہ نہین ہے کہ مین جناب الہی مین کچہ عرض کرسکون تم نوح نبی پاس جاؤ تب وہ سب نوح نبی علیہ السلام کے پاس جائینگے اور اپنا احوال سنائینگے وہ کہین گے کہ مین نے اپنی امت پر بد دعا کی ہے یا کہین اپنے بیٹے کے واسطے ناواجب سوال کیا ہے اب تک مجھے شرم آتی ہے کہ کچہ جناب کبریائی مین عرض کرون تم ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام کے پاس جاؤ وہ وہان جائینگے وہ بہی ایسا ہی عذر کرینگے اور حضرت موسی کا حوالہ دینگے اور وہ حضرت عیسی کے پاس بہیجین گے الغرض ہر ہر نبی عالیشان اپنا اپنا عذر بیان کرینگے کسیکو مجال دم مارنیکی اوسوقت ہوگی تب سب مایوس ہونگے پہر سب متفق ہوکر جناب فخر انبیا وسید الاتقیا سرور کائنات خلاصہ موجودات باعث ایجاد عالم فخر عالم و آدم محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہونگے اور اپنا عرض احوال کرین گے اور کہین گے آپکو اللہ سبحانہ تعالے نے رحمت عالمیان کیا اور اپنے نام کے شامل آپکا نام جاری کیا اور گناہ اگلے پچہلے سب بخش دیئے اب ہمین اس سے زیادہ تاب وطاقت نہین کوئی ہمارا غمخوار نہین کوئی خریدار نہین کسیکو ہمارے حال پر نظر نہین کوئی ہمارے درد سے خبر نہین آپ پاس آئے ہین امید شفاعت کی لائے ہین تب آپ سنکر فرمائینگے کہ ہان یہ میرا کام ہے مین جناب کبریائی مین عرض کرتا ہون تب جناب احمد برگزیدہ

حضرت صمدیت زیر عرش روبرو حضرت اقدس کے جا کر کھڑے ہونگے وہ مقام محمود جو
قرآن شریف میں اللہ تعالے نے وعدہ فرمایا ہے وہ یہ مقام ہے تب آپ جناب
کبریائی میں سجدہ کرینگے اور ثنا کرینگے تب ارشاد ہوگا کہ اے حبیب میرے اے
بندۂ خاص میرے کیا تیری خواہش ہے سو وہ عرض کرکہ وقت قبولیت کا ہے
تو سر سجدہ سے اوٹھاینگے اور اللہ تعالے کی ثنا کرینگے جو ثنا کہ اوس وقت تعلیم ہوگی
بعد ثنا اور تعریف کردگار کے شفاعت خلق کی عرض کرینگے تو ایک قسم کے گناہگار
بخشے جاوینگے پھر دوسرا سجدہ کرینگے پھر حکم ہوگا کہ اے حبیب اوٹھا سر اور
عرض کرجو چاہئے دوسرے قسم کے گناہ گار بخشے جاوینگے پھر تیسرا سجدہ کرکے
تیسری قسم کی بخشش ہوگی اور وہ باقی رہ جاوینگے جو بالکل کفر کے حال پر مرے ہیں
اور اونکو حکم دوزخ کا ہمیشگی کے واسطے جاری ہوا ہے یہاں سے معلوم ہوا کہ کسیکو
دوسرے کی منت اور رسائی باقی نہ رہے گی عظمت اور شان محمدی صلی اللہ علیہ وسلم
کی اوس روز معلوم ہوگی حضرت حق سبحانہ تعالے فرمائیگا کہ اے دوست میرے
اے حبیب میرے اے بندۂ خاص میرے سب آج کے دن میری رضا چاہتے ہیں
اور میں تیری رضا چاہتا ہوں عرض کرجو چاہئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ جبتک ایک ایک شخص کی بخشش ہوگی میں راضی نہیں ہونیکا کہ روز
روز محمدی ہے اور وہ جاہ جاہ محمدی ہے وہ مہمان ہیں اور سب طفیلی ہیں جب
مہمان عزیز ہوتا ہے تو طفیلی بھی عزیز ہوتا ہے کریم کو دونوں کا پاس رہتا ہے
سب کو چاہئے کہ دل وجان سے محمد کا ہو پیرو ہوجاوے اور رب اوسکا دل میں اگر محبت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے بس وہی شفاعت ہے اور وہی رحمت ہے کئی
شخص ہیں کہ اونکے واسطے شفاعت خاص ہے ایک جسنے قبر شریف کی زیارت
کی ہے دوسرے جو درود کے پڑھنے کا ہمیشہ ورد رکھتے ہیں تیسرے جو مدینہ
شریف کے رہنے والے ہیں پھر اون کے سوا جسکو جیسی نسبت ہے والجنۃ حق
والنار حق بہشت اور دوزخ کا ہونا یقین ہے اور حق ہے یہ دونوں مکان

اللہ تعالے نے اپنے بندون کے لئے بنائے ہین اور بالفعل موجود ہین جنت بالائے آسمانون کے ہے اور دوزخ زیر زمین ہے جنت مومنون کے واسطے ہے دوزخ کافرون کے واسطے حور اور قصور نہرین اور درخت میوہ دار اور طرح طرحکی نعمتین اور انواع انواع کے بخشش وہان پیدا کئے ہین کہ حق سبحانہ تعالے فرماتا ہے وہان ایسا ایسا ہے کہ نہ آنکھون نے دیکھا نہ کانون نے سنا بلکہ کسی بشر کے دل پر بھی خطرہ نہین گذرا جو یہان سے باایمان گیا ہے اوسے آخر کار بعد جزا سزا کے بالضرور اسکے مطابق بفضل الٰہی ہے وہ مکان بلاشک میسر ہوگا اور دوزخ مین عذاب ہے آگ ہے اور طوق اور بیڑیان ہین طرح طرحکی سختیان اور عذاب اور مصیبتین ہین کہ اللہ تعالے کسیکو نصیب نکرے یہ دنیا کی آگ بہ نسبت اوس آگ کے ستر درجے ٹھنڈی ہے جو کوئی مومن گناہگار ہے اوسے بقدر گناہ کے وہان دکھکر پھر داخل بہشت کرینگے اور جو کافر ہے اوسے ہمیشہ ابدالآباد وہان سے رہائی نہین نعوذ باللہ ربنا اللّٰہم اِنّا نسئلک الجنّۃ وما فیہا و نعوذ بک من النار ایکبار جو اون پرشان فنا کی ہوکر باقی ہونگی پھر اونہین فنا نہین ہے بہشتی ہمیشہ بہشت مین رہینگے اور دوزخی مدام دوزخ مین وہان موت کو موت ہے ایمان سب باتون پر لانا چاہیے کہ قرآن سے اور حدیث سے ثابت ہے وکل ما اخبر بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اشراط الساعۃ واحوال الآخرۃ حق جو پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے احوال سے قیامت کے اور نشانیون سے آخرت کے اور سچا ہوا ہوسکے خبر دی ہے وہ حق ہے اور بلاشبہ اوسکا ہونا ہی چاہیئے ایک بات اوتی سی ہی جو پیغمبر نے کہی ہے اوسے سچ جانا چاہیئے اور کلو سیر ایمان لاسکے جو کوئی ذراسی ہی بات کو جھوٹا سمجھے گا وہ کافر ہوگا الایمان تصدیق بالقلب واقرار باللسان ایمان سچا تا ہے دل سے اور اقرار کرتا ہے زبان سے دل سے خدا تعالے کو وحدہٗ لاشریک سمجھین ان سب صفتون کے ساتھ جو بیان ہوئین اور پیغمبر کو بھیجا ہوا اوسکا اور بندہ خاص اور سچا ہر بات مین جانئے جو جو احوال ہوئے ہین

اور بہشت اور دوزخ اور قبر وغیرہ امورات دینی فرماے ہین اون سبکو حق جانے جو کوئی
ایک ذراسی بہی بات کو پیغمبر کی جہوٹ جانے گا وہ کافر ہوگا اور ان باتون کا زبان سے بہی
اقرار کرین کہ ظاہر حکم مسلمانی کے جاری ہووین اصل ایمان تو دل کی حالت کا نام ہے
کہ سب باتین اسی دل مین سماجاوین کہ کسیطرح شبہہ نرہے اور اسی پر اللہ تعالے
سے دعا کرین کہ خاتمہ ہووے آخر دم تلک یہ بات ساتھ ہو اگر تمام عمر اس پر رہا
اور نعوذ باللہ دم آخر دل مین یہ بات نرہی کافر ہوا بے ایمان جہان سے
گیا جو کوئی شخص ناچار ہو کہ زبان سے اقرار نکرسکتا ہو اوسے فقط تصدیق قلب ہی
بس کرتی ہے حاجت اقرار لسان کی نہین کوئی گونگا ہے یا کافرون مین گرفتار ہے
کہ اقرار کرتا ہے تو ہلاک کر ڈالتے ہین یا کوئی جان کے ڈر سے کافرون کے سامنے
کلمہ کفر کا کہے مگر دل مین سچے اس بات پر ثابت ہو یا کوئی شخص دل سے ایمان
لایا اور ہنوز زبان سے قرار نہ کرنے پایا کہ موت آپہونچی یا زبان بند تہی بول
نہ سکا ان سب صورتون مین فقط تصدیق دل کی بس کرتی ہے ایک جاننا ہے اور
ایک ماننا ہے جاننا تو وہ ہے کہ بس معلوم کرلیا اور ماننا وہ ہے کہ دل مین سماجاوے
جیسے پانی مین رنگ ہو اور نصاری سب جانتے تہے کہ یہ نبی ہین اگلی کتابون مین
چشمہ پڑہی تہی لیکن مانتے نہ تہے افعال حسنہ اور عمل صالح اصل ایمان
مین داخل نہین ہین بلکہ باعث کمال ایمان کا ہے اگر نیک کام کرے گا تو ایمان
کامل اور پورا ہوگا اگر نکریگا تو ایمان ناقص ہے مثلاً ایمان کو ایک درخت سمجہے اور
اور نیک عمل اوسکے برگ اور ثمر جانئے جب پہل پہول نہو تو اوس درخت سے
کیا فائدہ مگر پہر بہی درخت نیاہی اوسمین جو کوئی اوسے سنبہالے جاویگا البتہ وہ
باقی رہیگا اور اگر اوسکی کچہہ پروا نکرے گا تو وہ خشک ہو کر ضائع ہو جاویگا اصل سے
ہی جب جاتا رہیگا تو نام نشان نرہا بالکل کم بختی ہی ہوئی وہو لا یزید ولا ینقص
وہ ایمان نہ زیادہ ہوتا ہے نہ کم ہوتا ہے بلکہ یہ تصدیق قلب اصل ایمان
ہے اور وہ ایک ہی ہے اعمال کو اوسمین داخل نہین ہے الایمان

وَالْاِسْلَامُ وَاحِدٌ ایمان اور اسلام ایک ہی ہے جو مومن ہے وہ مسلم ہے لیکن بلحاظ معنی
ایمان تصدیق قلبی اور حال باطن کا نام ہے اور اسلام ظاہر کے احکام بجا لانے
کو کہتے ہیں لَا یَنْبَغِیْ اَنْ تَقُوْلَ اَنَا مُؤْمِنٌ اِنْشَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی علماؤں میں اختلاف
ہے کہ انا مومن انشاء اللہ تعالیٰ کہنا چاہیے یا نہیں یعنے ہم مومن ہیں انشاء اللہ
یعنے اگر چاہے اللہ تعالیٰ عالم مذہب حنفیہ کے منع کرتے ہیں اور
عالم مذہب شافعیہ کے جائز رکھتے ہیں مگر اصل یہ ہے کہ اگر بسبب شک کے
کہے تب تو جائز نہیں ہے اور اگر تبرکاً بنام الٰہی تعالیٰ کے کہیں یا احوال خاتمہ
معلوم نہیں کہ کیسا ہوگا اس سبب سے کہیں تو روا ہے اِیْمَانُ الْبَاْسِ
غَیْرُ مَقْبُوْلٍ ایمان یاس کا قبول نہیں ہے یاس کہتے ہیں شدت اور عذاب الٰہی کو
جس وقت نزع ہوتی ہے تو احوال غیب کا ظاہر ہو جاتا ہے بہشت اور دوزخ سب
کھل جاتا ہے اوس وقت کا ایمان قبول نہیں ہے کہ غیب پر ایمان چاہیے اب
غیب نہ رہا پیغام کا اللہ تعالیٰ کے اور رسالت نبی کا کچھ کام نہ رہا ایمان
اختیاری نہ ہوا بلکہ ایمان اضطراری ہوا ایسا تو قیامت کے دن بھی کافر کہینگے
کہ ہمیں دنیا میں بھیجیں تو ہم جا کر نیک کام کریں اور مسلمان ہوویں اس ایمان کا
اونکو کیا فائدہ اور اوس وقت کے توبہ میں اختلاف ہے بعضوں کے نزدیک توبہ
نزع کی قبول ہے بعضوں کے نزدیک بے فائدہ ہے وَالْکَبِیْرَۃُ لَا تُخْرِجُ
الْمُؤْمِنَ مِنَ الْاِیْمَانِ گناہ کبیرہ مومن کو ایمان سے نہیں نکالتا خارجی کہتے
ہیں کہ مومن گناہ کبیرہ سے کافر ہو جاتا ہے شرع شریف میں مومن دو قسم پر
مقرر ہوئے ہیں ایک مومن مطیع ایک عاصی یعنے فرمانبردار اور گنہگار اور گناہ
کی بھی دو قسمیں ہیں ایک صغیرہ ایک کبیرہ جس پر شرع میں حد آئی ہے اور ڈرایا ہے
اوسے کبیرہ کہتے ہیں اوسکے سوا سے جو ہے سو صغیرہ ہے پھر اگر صغیرہ کو ہلکا
اور اوسکی کچھ پروا نہ رکھے تو وہ بھی کبیرہ ہو جاتا ہے مومن ہر چند گناہ کرے ایمان
اوسکا جڑ سے نہیں جاتا ایک چوری خون ناحق لواطت زنا مال یتیم کا ناحق کھانا

ماں باپ کو ایذا دینا اپنے سے دوگنے کافرون سے بہاگنا جو جو حرم مین منع ہے سو کرنا
جاندارون کو آگ مین جلانا پیاز کہانا شراب پینا سور کا گوشت کہانا گواہی جہوٹی
بہرنا رستہ لوٹنا روزہ کہانا جہوٹی قسم کہانا بے عذر شاہدی نہ پہونچانا
نماز اور زکواۃ چھوڑ دینا نماز بے وقت پڑہنا خویشون سے خویشی کاٹنا
مسلمانون سے لڑائی کرنا اصحابون کو گالیان دینا مال رشوت سے حاصل کرنا
امر معروف اور نہی منکر کو بشرط مقدور چھوڑ دینا خدا تعالے کی بخشش سے
نا امیدی اور اوسکے عذاب سے بے پروائی مرد اور عورتون کے بیچ مین
لڑائی لگانا کہ جدائی ہوجاوے قرآن یاد کرکے بہولجانا عورتون پر شوہرون کا
ظلم کرنا عورتون سے بے شوہرونکا خلاف چلنا حافظون کو اور عالمون کو ذلت دینا
اونکی حقارت کرنا عورتین جو عصمت والیان ہین اونہین گالیان زناکی دینا یہ
سب گناہ کبیرہ ہین اس سے مسلمانون کو بچنا چاہیئے کہ سبب عذاب کا ہے
حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب کوئی مسلمان گناہ کرتا ہے تو اوسکے دل پر
سیاہ نقطہ پڑتا ہے پہر جو وہ ویسے ہی مین توبہ کرتا ہے تو وہ صاف
ہوجاتا ہے اگر اوسنی توبہ نکی تو وہ نقطہ ویساہی رہ جاتا ہے اور پہیلنے
لگتا ہے یہان تک کہ سارے دل کو گہیر لیتا ہے جب ایسے متصل گناہ ہوتے
جاتے ہین ایک پر ایک نقطہ کالا پڑتا جاتا ہے ظلمات پیہم جمع ہو ہو کر دل
سارا گہیر لیتی ہے دل مین بالکل اندہیرا ہوجاتا ہے جہان دل کی روشنی گئی
نیک خطرہ آنیکا رستہ بند ہوا کوئی اچھی بات اور کسیکی نصیحت بالکل دل مین جگہہ
نہین کرتی خوف خدا کا دل سے اوٹھ جاتا ہے نور ایمان کا بجھنے لگتا ہے
کفر نزدیک ہونے لگتا ہے پہلے آدمی شبہہ مین پڑتا ہے پہر اوسکے بعد
مکروہ کیطرف آتا ہے پہر آگے حرام ہے یہان تک تو حد ایمان کی ہے آگے
کفر ہے جب تک حلال پر کفایت کرین تب تک سب سے محفوظ رہین
ایمان سلامت رہے اَہلُ الکبائر مِنَ المؤمنین لا یُخلَّدون فی النار

اِنْ مَاتَ بِغَیْرِ تَوْبَۃٍ کبیرہ کرنے والا اگر ایمان سے مرا ہے تو وہ دوزخ مین ہمیشہ نرہیگا اگر اللہ تعالے چاہے تو اوسے یونہین معاف کر دے اگر چاہے کچھ دنون موافق گناہون کے دوزخ مین رکھکے صاف کرے پھر جنت مین داخل کرے جسکے دل مین ایک ذرہ بھی ایمان ہوئیگا وہ آخر کو بہشتی ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ تحقیق اللہ تعالے شرک کو تو نہین بخشے گا اوسکے سوا سب کو بخشی گا پھر چاہے بے سزا بخشے چاہے سزا دیکے ڈر اوسکے عدل کا ہے اور امید اوسکے فضل سے ہے وَیَجُوْزُ الْعِقَابُ عَلَی الصَّغِیْرَۃِ صغیرہ پر یعنے چھوٹے گناہ پر عذاب جائز ہے جیسے اللہ تعالے مختار ہے کہ بڑے پر عذاب نکرے ویسے ہی مختار ہے اگر چاہے تو چھوٹے ہی پہ عذاب کرے آدمی کو چاہئے کہ چھوٹے گناہ کو چھوٹا نہ سمجھے گناہ کی خوردی کو نہ دیکھے اللہ تعالے کی بزرگی کو دیکھے کہ کس ذات پاک عالی کا گناہ کرتا ہے اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَرْسَلَ رُسُلًا مِّنَ الْبَشَرِ اِلَی الْبَشَرِ مُبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ وَمُبَیِّنِیْنَ لِلنَّاسِ مَا یَحْتَاجُوْنَ مِنْ اُمُوْرِ الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا اللہ تعالے نے رسول اپنے بندون پر بھیجے اونکی جنس سے یعنے بشر طرف بشر کی وہ رسول کہ خوشخبری دینے والے فرمان بردارون کو اور ڈرانے والے گناہ گارون کو ظاہر کرنے والے اون چیزون کے کہ جن جن کے یہ محتاج ہین دنیا مین اور آخرت مین جو جو ضرور تہا وہ سب اللہ تعالے نے اونہین الہام اور وحی کی اونہون نے ہمین تعلیم کیا اونکا یا کفر اور اسلام عذاب اور ثواب دوزخ بہشت بہلا برا سب اونکے سبب سے معلوم ہوا جب اون نبیون نے دعوت کی اللہ تعالے نے اونہین معجزون سے مدد فرمائی تاکہ اونکا سچ ظاہر ہو معجزہ اوسے کہتے ہین جو عادت کے خلاف ہو جیسے جیوانون کا کلام کرنا اور سنگ اور درخت کا سلام کرنا اَوَّلُ الْاَنْبِیَاءِ اٰدَمُ وَاٰخِرُہُمْ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَسلسلے جمیع الانبیاء پہلے سب سے آدم صفی علیہ السلام نبی ہین اور آخر سب کے

محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب دین کا کام تمام ہوا حاجت نبوت کی نرہی اب جو کوئی دعوی
کرے وہ کافر ہے اور اوسکا قتل روا ہے وَ اَوْلَى الْاَقْعَيْنِ عَدَد وَ تُحْم
بہتر وہ ہے کہ انبیاؤں کے عدد مقرر نکریں یون نہ کہین کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار
ہین بلکہ یون کہین کہ جتنے اللہ کے رسول ہین اون سب پر مین ایمان لایا ہون ایک
لاکھ اور کئی ہزار ہین بعضونکا اللہ تعالے نے ذکر کیا ہے اور بعضون کا نہین
کیا ایک سکندر اور لقمان کی نبوت مین اختلاف ہے ولایت دونون کی صفر ہے
اور عورت کوئی نبی نہین ہوئی کُلُّہُمْ کَانُوْا مُبَلِّغِیْنَ صَادِقِیْنَ
مَعْصُوْمِیْنَ عَنِ الْمَعَاصِیْ مَعْزُوْلِیْنَ اور وہ سب پہونچانے والے تھے اور سچے تھے
جو اونھون نے بیان کیا وہ خدا ہی کا فرمان تھا اپنی طرف سے کچھ بنا کر نہین
کہتے تھے جو حکم تھا خدا ہے تعالے کا وہ اونھون نے حکم کیا اور جو منع کیا
ہوا تھا وہان سے وہ منع کیا سب گناہون سے وہ پاک ہین نہ صغیرہ اونسے
ہوا ہے نہ کبیرہ اللہ تعالے کے فرمان کو بھول نہین جاتے نہ اوسمین کم کرتے
ہین نہ زیادہ کرتے ہین اونکا جو مرتبہ ہے نبوت کا وہ اون سے موقوف
نہین ہوتا موت کے بعد بھی نبوت اونکی بحال رہتی ہے اپنے اپنے مزار مین
سب زندہ ہین اور رون کی طرح مردہ نہین ہین اسی جسم سے موجود ہین موت
اونکے حق مین انتقال مکان ہے اور بس خاتمہ کا اونکو کچھ خطر نہین ہے
وہ سب ظاہر اور مظہر تھے کس طرح کے امر بد کی اونکی طرف نسبت
نہ کیا چاہیے اَفْضَلُ الْاَنْبِیَاءِ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ
افضل سب آدمیون سے پیغمبر ہین پھر اون پیغمبرون مین افضل محمد عربی صلی اللہ
علیہ وسلم ہین ابیات احمد مجتبے ولیل سبل + افضل الانبیاء
ختم رسل + جو نہوتا جہان مین اوسکا ظہور + تو نہوتے جہان مین حور وقصور
کچھ زمین و زمان سے تھا نہ نشان + تھے محمد جب ہی رسول
زمان + نور سے حق کے نور ہے اوسکا + جملہ عالم ظہور ہے اوسکا +

علم و اخلاق و معجزے جو جو اگلے نبیون کے تھے ملے اونکو سب سے یاد ن
تالک سر اسمٰ ناز + حرکت اور سکنت اوسکی سب اعجاز + اوسکی ٹہوکر ہوا وہ
مسیحا کا سر + ناز و انداز اوسکے دیکہو پہر + اور اگر اوسکے در پہ مر جاوے
فخر اہل جہان یہ کر جاوے + کاش ہو جاے اوس گلی مین خاک + پہر حساب و
کتاب سے ہے پاک + ہے یہ مدت سے آرزو دل کی + خاک طیبہ مین ہو وسے
خاک ملی + ہُوَ مَبْعُوْثٌ اِلَی کَافَّۃِ الْخَلْقِ وہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم
ساری خلق پر نبی ہین کیا جن اور انس کیا ملایک اور شیطان کیا درخت اور سنگ
کیا زمین اور آسمان جو جو شے اللہ تعالے کی مخلوق ہے وہ محمد صلے
اللہ علیہ وسلم کی امت ہے وہ مطیع ہین اللہ عز شانہ کے اور ساری خلق
اونکی مطیع ہے + شَرِیْعَتُہُ الْمُکَمَّلُ الشَّرَائِعِ وَدِیْنُہُ نَاسِخُ الْاَدْیَانِ
جب وہ حضرت ذات پاک سب سے بزرگ ہین شریعت بہی اوسکی سب
شریعتون سے کامل تر ہے اور دین اونکا سب دینونکا قطع کرنے والا ہے
جتنی شریعتین اور دین اگلے تھے وہ سب اس دین سے موقوف ہوے
اُمَّتُہٗ خَیْرُ الْاُمَمِ امت اونکی سب امتون سے افضل ہے یہ علم اور فضل جو اس
امت مین ہے وہ اگلی امتون مین نہ تہا ایک ولی ایسا ایسا گذرا ہے کہ انبیاء
بنی اسرائیل کے موافق کرامات اوسکی ظاہر ہوئین اور تا قیامت باقی رہیگا
وَمِعْرَاجُہٗ فِی الْیَقْظَۃِ اِلَی السَّمَاءِ ثُمَّ اِلٰی مَاشَاءَ اللہُ معراج اونکی
جاگتے مین ہوئی ہے آسمان تلک پہر جہان اللہ تعالے نے چاہا یہان آز مایش
ہے ایمان کی کہ ظاہر مین عقل اس بات کو نہین چاہتی بیان معراج کا یون ہے
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ام ہانی جو حضرت کی بہوپی تہین اونکے گہر مین تشریف
رکہتے تہے رات کا وقت تہا خلق سب سوتی تہی جبرئیل امین جو فرشتے وحی کے
ہین وہ ہے اور براق سواری کے واسطے لائے پیغام جناب کبریائی کا پہونچایا
کہ سماوات پر بلایا ہے سارے ملائک مقرب بہشت و دوزخ پہر نا ہے سب حضرت

کی قدمبوسی کے انتظار مین تھے آپ بموجب حکم الہی کے اوسی اپنے بدن سے کہ
وہ ہماری جانون سے پاک تر تھا اوس سواری پر سوار ہوے جبرئیل امین ہمراہ
رکاب مسجد اقصے مین کہ بیت المقدس اوسے کہتے مین تشریف لیگئے وہان
سارے انبیا اگلے انتظار مین آپ کے جمع تھے سب نے تعظیم کی اور تحیہ
بجالاے آپ کو امام کیا اور سب مقتدی ہوے ایک دوگانہ ادا فرمایا
اور اوسی سواری پر سوار ہوے ساتون آسمان کی سیر کی جو جو عجائبات اللہ تعالے
کے تھے اونہین دیکھے کہ اہل آسمان شادان اور فرحان ہوے ہر ایک
استقبال بجالایا بہشت اور دوزخ ملاحظہ فرمایا مالک اور رضوان نے تعظیم کی اور سر اطاعت
کا جھوکا دیا جب درخت سدرۃ المنتہی کے اوپر تشریف لیجانے لگے جبرئیل وہان
رہگئے سدرۃ المنتہی ایک درخت کا نام ہے کہ وہ عقل بشر کی حد ہے اوسکے پرے
کسیکو گذار نہین جبرئیل ہمراہی سے جب رہنے لگے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا کہ تم مجھے اکیلا چھوڑ کر کیون رہے جاتے ہو
اونھون نے عرض کی کہ یہ رتبہ اور منصب اللہ تعالے نے
آپہی کو عطا کیا ہے میرا مقدور نہین ہے کہ اپنے مقام سے ایک انگل بھی
آگے بڑھون تو تجلی سے قہر کے میرے پر و بال جل جاوین وہان دمبدم
غیب سے آواز آتی تھی کہ اے حبیب میرے اے دوست میرے اے
بندۂ خاص میرے آگے آ اور آگے آ اور آگے آ مین نے اپنا عرش
عظیم تیرا فرش کیا ہے موسے کو جب وادی ایمن مین بولایا تو حکم کیا کہ نعلین نکال ڈال
اور یہان تجھے ارشاد ہوتا ہے کہ نعلین تیری اس عرش کا فخر ہے الغرض مکان سے گذر کے
لامکان کو پہونچے انہین آنکھون سے حضرت حق کو دیکھا اور بات کی بیت انہین آنکھون سے
دیکھی حق دیکھا + سب خدائی کا کھل گیا لیکھا + ہو گئے غرق کبریائی کے + سے مین
قربان اس خدائی کے + دوست پر دوست جب نثار ہوا + دل شیدا کو تب
قرار ہوا + جو کہ ہجران کے غم اوٹھا وے گا + وہ مزے وصل کی اوڑاویگا

رب کا بے پردہ وہان کلام سنا + بن میان جی کے وہان پیام سنا + یہ ملاحق
سے تحفہ دم ساز + کہ پڑہین رات دن مین پانچ نماز + دیکھ کے تلکے سینکے
جب آئے + خواب کے کپڑے گرم سب پائے + سینکے ایسین جو کوئی شک لاوے
مومنون مین جگہ وہ کب پاوے + واصحابہ خیر الامم صحابہ پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم کی ساری امت سے بہتر ہین جسنے اسلام کے حال مین آپ کو دیکھا اور کچھ
تہوڑا اسا بہی مجلس مین آپکے بیٹھا اوسے اصحابی کہتے ہین وہ شخص ساری
امت سے افضل ہے اور بہتر ہے جو جو زیادہ صحبت مین رہے ہین وہ خاص ہین
جسکو جتنی حضرت سے نزدیکی اور قربت زیادہ اوسکی فضیلت زیادہ کی ہے
غوث ہو یا قطب ہو اصحابون کی فضیلت کو نہ پہونچے گا صحابہ کا ثواب پیغمبر
مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب سے زیادہ ہے واقعی کون سی دولت اور کرامت
اونکی دیدار سے زیادہ ہوگی کس واسطے جنکا سعادت اور بزرگی دیدار کو اور صحبت کو جناب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
کی نہین پہونچتی پہر اون سب صحابیون مین چار یار باوقار ذی اقتدار رضی اللہ عنہم افضل ہین
اونکے ثواب کو اور فضل کو کوئی نہین پہونچتا دو اون مین حضرت کے سسری ہین دو داماد
ہین حضرت ابی بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سسر ہین حضرت عثمان اور حضرت
علی رضی اللہ عنہما داماد ہین یہ چارون حضرت کے وزیر تھے اکثر مہمات دین کی
اون سے مصلحت کی جاتی تہین اور سب طرحکے کام مین آپکی شریک اور جان نثار
تھے کیونکہ انہین نے اپنی جان اور مال سے دریغ نہ تھا جس چیز کو جو
حکم ہوتا ہرگز چون وچرا نہ کرتے کمر خدمت کی مضبوط باندہے تھے اور سر بندگی
کا آستانے پر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دہر دیا تھا جو آپ کی رضا تہی
وہی اونکی رضا تہی جسمین آپ کی خوشی تہی وہی اونکی خوشی تہی اپنے نفس کی
خواہش بالکل موقوف کردی تہی أفضلهم على ترتيب الخلافة
والمراد بالفضيلة أكثرية الثواب یہ چارون مین فضیلت
بطریق خلافت کے ہے کہ پہلا خلیفہ دوسرے سے افضل ہے اہل سنت جماعت کا

یہ ہی اعتقاد ہے و بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے افضل سب آدمیون کے حضرت ابی بکر
صدیق رضی اللہ تعالے عنہ ہین کہ وہ پہلے خلیفہ ہین اونکے بعد حضرت عمر رضی اللہ
عنہ دوسرے خلیفہ ہین وہ اونکے بعد افضل ہین ان دونون صاحبون کی افضلیت
مین تو اسطرح سبکا اتفاق ہے اونکے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہین اونکے
بعد حضرت جناب ولایت مآب علی کرم اللہ وجہہ خلیفہ ہین ان دونون مین اختلاف ہے
بعضے کہتے ہین حضرت عثمان حضرت علی پر افضل ہین اور بعضے کہتے ہین حضرت علی حضرت عثمان
پر افضل ہین اور بعضون کا یہ عقیدہ ہے کہ یہ دونون صاحب برابر ہین یہ سب اپنے اپنے حق پر تھے کوئی
انمین سے ایک ذرہ زیادتی کرنے والا نہ تھا حضرت جناب ولایت مآب علی کرم اللہ وجہہ
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد حضرت فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر حسنین کے
باپ نفس رسول کے حضرت نے اونکے حق مین فرمایا ہے کہ خون تیرا خون میرا ہے
اگر انمین سے کوئی ظالم ہوتا اور غیر حق پر ہوتا تو کیونکر ایسا شخص عالیشان اونکے
ساتھ رہتا اور ہر امر مین شریک ہوتا جو شیر حق ہوگا وہ غیر حق کسکے آگے سر جھکا دیگا
رافضی کی عقل کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ علی کرم اللہ وجہہ کی شان کو کم کرتا ہے کہ کہتا ہے
تقیہ سے اور ڈر سے اون لوگون کا ساتھ کیا اور خلافت کا دعوی نکیا اپنا حق اونکو
دے دیا بھلا انصاف کرو جو اپنا حق ڈر کے مارے اورونکو دے دے وہ شیر حق
کیونکر کہلایا جاوے بزدل ہو سو تقیہ کرے جو شیر خدا ہو وہ بھلا کس سے ڈرے
اگر خلافت غیر حق ہوتی اور حضرت علی کو اوسکا لینا مقرر منظور ہوتا تو کوئی ہرگز مقابلہ نہ
کر سکتا رافضی کی یہان عقل باطل ہو گئی وہ حکمت سے اللہ تعالے کے غافل ہے
نہین جانتا کہ جسطرح حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہوئی اسیطرح
جناب ولایت مآب پر خلافت ختم ہوئی خلافت ہر ایک خلیفہ کی اجماع امت سے
ثابت ہوئی ہے جب سارے اصحابون نے جمع ہو کر بیعت کی تب خلیفون نے
خلافت کی اجماع امت دلیل قطعی ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
یہ امت میری جو خیر الامم ہے ہرگز ضلالت پر اور گمراہی پر جمع نہو گی افضلیت ہے

یہان مراد اللہ تعالے کے پاس ثواب ہے اونہون نے جو دین مین جد و کد زیادہ
کی ہے اونکا ثواب بہی اللہ کے نزدیک بڑا ہوگا ظاہر تو یہ ہے پہر آگے یہ اللہ تعالے
کریم ہے اور مالک ہے اوسپر یہ کوئی چیز واجب نہین ہے چاہے تو بڑی چیز کو چہوٹی
کرے اور اوسکا ثواب کم کردے اور چاہے تو چہوٹی چیز کو بڑا کردے اور اوسکا
ثواب زیادہ کردے **الباقی من عشرۃ مبشرۃ** باقی عشرہ مبشرہ مین جو چہ ہین
وہ انکے بعد افضل ہین عشرہ مبشرہ اونہین کہتے ہین کہ دس اصحابون کو آپنے
بہشت کی بشارت دی ہے وہ بہشتی قطعی ہین پہلے اونمین سے چار کا بیان
ہوا باقی چہ ہے نام اونکا ابو عبیدہ ابن الجراح سعید ابن سعد ابن ابی
وقاص عبد الرحمن ابن عوف زبیر ابن عوام طلحہ ابن عبید اللہ اور چار خلیفہ ان سبکے
حق مین آپنے بہشت کی بشارت دی ہے وہ بہشتی یقینی ہین اور اور بہی انکے سوا
ہین کہ اونکے واسطے بشارت دی ہے لیکن یہ آپ کے اقربا ہین اور ایک حدیث
مین انکا نام آیا ہے اسواسطے عشرہ مبشرہ مشہور ہوے ہین **فاضل بدر** بعد
ان عشرہ مبشرہ کے اہل بدر فاضل ہین تین سو تیرہ ۳۱۳ اصحاب بدر سے اون سب
کے حق مین ارشاد ہوا ہے کہ بہشتی ہین بدر ایک گاؤنکا نام ہے مکہ معظمہ اور
مدینہ منورہ کے درمیان پہلے لڑائی اسلام مین وہان ہوئی ہے وہ جو لوگ حضرت
کے پاس رکاب اوس لڑائی مین تہے اونہین اہل بدر کہتے ہین اونکا اللہ تعالے
کے نزدیک بڑا رتبہ ہے تین سو تیرہ یہ لوگ تہے اور کفار قریش کے ہزار سے کچہ کم
تہے ابوجہل اونکا سردار تہا لڑائی بہت سخت ہوئی مسلمانون نے بڑی جان بازی
کی کافرون کو ہزیمت دی ابوجہل مارا گیا اور بہت سے کافر مارے گئے اور بہت
لوٹے گئے بہت سے قید ہوے وہ جو قیدی ہوے تہے وہ کچہ کچہ اپنی طرف سے
فدیہ دیکر چہوٹے **فاضل احد** بعد اہل بدر کے اہل احد افضل ہین انکے واسطے
بہی بہشت کی بشارت ہے مدینہ شریف سے دو کوس کم و بیش ایک پہاڑ ہے اوس کا
نام احد ہے وہان ابوسفیان کافرون کی فوج کا سردار ہو کر آیا تہا بڑی سخت لڑائی

ہوئی مسلمانون پر اوس دن بہت محنت پڑی اور دندان مبارک مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کا اوس جنگ مین شہید ہوا اور ستر مسلمان درجہ شہادت کو پہونچے حضرت حمزہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا بھی اوسی لڑائی مین شہید ہوے فائدہ بیعت الرضوان بعد اونکے اہل بیعت الرضوان کو فضل ہے وہ بھی بموجب قول پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بہشتی ہین سات سو کئی تن تھے حضرت جب عمرہ ادا کرنیکو تشریف لیگئے مکہ مین داخل ہونیکو کافرون نے منع کیا حضرت عثمان کو بہیجا کہ جا کر سوال جواب کرین اتنے مین خبر اوڑی کہ حضرت عثمان کو کافرون نے مار ڈالا سا تہ کے لوگون کو بلا کر ہر ایک سے لڑائی کے واسطے بیعت کی سبھون نے دل و جان قبول کیا پہر اتنے مین حضرت عثمان زندہ آئے صلاح ہو گئی
اس بیعت کو بیعت الرضوان کہتے ہین چنانچہ قرآن شریف مین سورۂ انا فتحنا مین اسکا بیان ہوا ہے
اَلْفَاطِمَۃُ سَیِّدَۃُ النِّسَاءِ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ اَہْلِ الْجَنَّۃِ حضرت فاطمہ زہرہ بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ عنہا سب جنتی بی بیون کی سردار ہین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت خدیجۃ الکبرے رضی اللہ عنہا محل خاص حضرت کی یہ سب عورتون سے افضل ہین سو مریم مادر عیسی علی نبینا و علیہ السلام اور آسیہ زن فرعون یہ بھی افضل ہین کہ ان سب کے باب مین بشارت بہشت کی آئی ہے مگر حضرت فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہا ان سب سے بلکہ سارے عالم کی عورتون سے افضل ہین بعضے علما کہتے ہین کہ فضل حضرت عائشہ کا حضرت فاطمہ پر اسواسطے ہے کہ عائشہ بہشت مین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہونگی اور فاطمہ حضرت علی کے پاس اور مکان حضرت علی کا حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ سے کم مرتبہ مین ہوگا مگر اسکا اسطرح جواب دیا گیا ہے کہ حدیث مین آیا ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ کو فرمایا ہے کہ مین اور تو اور علی اور حسن اور حسین ایک مکان مین ہونگے حضرت عائشہ مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین خدیجہ افضل ہین بعضے کہتے ہین عائشہ افضل ہین مگر خدیجہ عجب نسا نہین حضرت کے نزدیک بعد اونکے عائشہ تہین پس تفضیلت بہی اسیطرح ہوگی حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما سب سے افضل ہین کہ حسب اور نسب جو اونکا ہے وہ کسیکا

نہین جتنے جنت کے جوان ہونگے اون سب کے یہ سردار ہونگے شرف ذات اور پاکی
جو ہر اہل بیت نبوی کے واسطے ثابت اور مقرر ہے وہ کسیکو نہین سب جگر پارہ
رسول ہین اور لخت دل بتول ہین اللہ کریم کے مقبول ہین یہ سب سے افضل ہین اور
سب مفضول ہین وَ اَلْخِلَافَةُ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
ثَلٰثُوْنَ سَنَۃً ثُمَّ بَعْدَہَا مُلْکٌ وَ اِمَارَۃٌ بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تیس
برس تلک خلافت کا حکم تہا آگے اوسکے ملک داری ہے اور بادشاہی ہے جب
جناب خاتم الخلفا حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ شہید ہوے چہہ مہینے تیس برس
مین باقی تہے وہ حضرت امام حسن مجتبی رضی اللہ تعالے عنہ نے پورے کئے اور
امیر معاویہ سے صلاح کر کے اسواسطے وہ امر سونپ دیا کہ آگے خلافت نبوی
نہین ہے بادشاہت ہے سو منظور نہین خلافت اس خاندان عالی شان پر تمام
ہوئی وَیَکُفُّ ذِکْرُ الصَّحَابَۃِ اِلَّا بِالْخَیْرِ طریق اہل سنت جماعت کا یہ ہے
کہ ذکر اصحابون کا سوا ے خیر کے نکرین جتنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب
ہین اونکی خدمت میں ادب سے رہا چاہیئے اونمین سے کسو سے جو کچہہ امر ایسا کہ اونکے
لائق نہ تہا بسبب بشریت کے ہوگیا اوسے سُنا نہ سنا جانا چاہیئے اور ہر سے اُنکا فی
دیگر نظر حضرت کی صحبت پر رکہا چاہیئے یہ ایک ایسا امر عظیم اونکے نصیب ہوا ہے
کہ اوسکے آگے سب باتین ناچیز ہین صحبت پیغمبر کی ساری مس عیب کے واسطے اکسیر
اعظم ہے اونکی شان مین آیاتین قرآن شریف کی اور احادیث نبی کی بہت سی وارد
ہوئین ہین صحبت تو اونکی آپکی ساتہ یقینی ہے اور یہ قصے خالی کمی زیادتی سے نہین
ایسا جناب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایذا میرے اصحابون کی میری
ایذا ہے اور میری ایذا اخدا ے عز اسمہ کی ایذا ہے اور فرمایا ہے کہ اصحاب میرے
مانند ستارون کے ہین اونہین سے جسکی اقتدا کروگے راہ راست پاؤگے پس
یہان سے معلوم ہوا کہ امیر معاویہ اور اونکے سوا ے جو جو اصحاب ہین کہ اون سے
کچہہ کچہہ قصور ہوگیا ہے طعن اور لعن اون پر نکرین کہ یہ فعل بدخالی خطر ایسے نہین ہے

خدا جانے کیا کیا ہوا ہے اپنی رائے کو اور عقل کو یہان دخل نہ دیا چاہئیے جو اگلے بزرگ
راہ باندہ گئے ہین اوسی پر چلا چاہیے کہ سلامتی اوسی مین ہے کہ اگلے ہمسے زیادہ
عاقل اور عالم اور صاحب احتیاط تہے اونہین کی پیروی کرنا خوب ہے اور لعنت
تو کافر پر بہی نہین چاہئیے کسواسطے کہ احوال اوسکے خاتمے کا معلوم نہین اور جو خدا تعالی
اوسے ایمان ہی نصیب کرے تو وہ لعنت پہر کر منہ والے پر آوے ہان اگر جسوقت
کفر کے حال پر مر گیا ہو پہر تو البتہ اوس پر لعنت ہے یزید کی لعنت مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین
نہ کیا چاہئیے بعضے کہتے ہین درست ہے بعضے اس جا خاموش ہین بعضے سلف
نے لعنت اوسپر کی ہے چنانچہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ سے لعنت
اوسکے حق مین آئی ہے کسواسطے کہ وہ حلال جاننے والا تہا حرام کا خمر زنا وغیرہ
سب کچہ بے پروایانہ کرتا تہا حلال جانتا تہا اور سوا اسکے لوگ جو کہتے ہین کہ قتل
امام حسین کا گناہ کبیرہ ہے کافر نہین ہوتا ہے اوسکا یون جواب دیا جاتا ہے
کہ ایذا اور اہانت اہل بیت کی ایذا اور اہانت پیغمبر کی ہے اور ایذا پیغمبر صلی
اللہ علیہ وسلم کی کفر ہے سوا اسکے جو جو کام اوس بے سعادت نے کئے
ہین وہ کاہیکو کسی نے کئے تہے حضرت مولانا عبد العزیز صاحب نے تفسیر مین
لکہا ہے کہ اگلے بنی اسرائیل جو قتل نبیون کا کرتے تہے تو اونکے نزدیک
دعوی نبیون کا ثابت نہ تہا اور اس کمبخت نے جو قتل اہل بیت کا دیدہ و دانستہ
کیا کہ خاندان نبوت سے واقف تہا اور یہ جو کہتے ہین کہ حضرت امام حسین سید الشہدا
علیہ السلام کے قتل کا اوسنے حکم نہ کیا تہا وہ اس بات سے راضی نہ تہا بعد اس
فعل کے اوسے ندامت ہوئی یہ بہی غلط ہے کسواسطے عداوت اہل بیت نبوی کی
اور خوشی ہونا اوسکا اس قتل اور اہانت سے بخوبی ثابت ہوا ہے انکار اوسکا بیجا ہے
بعضے کہتے ہین کہ احوال اوسکے خاتمے کا معلوم نہین شاید کہ بعد اس کفر
اور معصیت کے توبہ کی ہو تو گنجایش رکہتا ہے اوسکا ظاہر اسباب ایسا ہی کہ بعد
قتل امام حسین کے مدینہ شریف پر لشکر بہیجا کہ وہان قتل اور غارت صحابہ کا اور

تابعین کا کرین پھر مکہ معظمہ پر فوج تعین کی تا عبد اللہ ابن زبیر کو مارین وہان منجنیقان
لگائی گئین کہ یہی حال مین مر گیا آیندہ خدا جانے کہ دانا تر ہے ظاہر تو توبہ کا امکان
نہین خدا ہے تعالے و تقدس ہمین اور ہمارے دوستون کو بلکہ سارے مسلمانون کو
اوسکی دوستی سے بچا وے اور زمرۂ اہل بیت مین بلکہ اونکے خادمون مین محشور کری
بمنہ وکمال کرمہ آمین رب العالمین جاننا چاہئے کہ لعنت کا لفظ اچھا نہین ہے اور
بڑی بات کا زبان پر لانا ارباب سعادت کے نزدیک حسن نہین رکھتا اسواسطے
اگر اپنی زبان کو بری لفظ سے آلودہ نکرین تو بہتر ہے اور اوس سے کچھ فایدہ دینی
بہی حاصل نہین وَالْمُجْتَهِدُ يُخْطِئُ وَيُصِيبُ مجتہد کبہی مسئلہ مین چوک بہی جاتا ہے اور کبہی
راستی کو پہونچتا ہے اگر مسئلہ اوسکا موافق ہے تو اوسے دوہرہ ثواب ہے
اور اگر مسئلہ مین اوسکے خطا ہے تو اوسے اکہرہ ثواب ہے کسواسطے کہ نیت
اوسکی بخیر ہے وَلَا نُكَفِّرُ اَحَدًا مِّنْ اَهْلِ الْقِبْلَةِ اصل مذہب یہ ہے کہ جو کوئی
اہل قبلہ سے یعنے نماز قبلہ کیطرف کرتا ہے اور دلیل کتاب سے اور سنت سے
لیتا ہے اور کلمہ شہادت پڑہتا ہے اوسے کافر نہ کہا چاہئے اور اوسکے واسطے
دوزخ دائمی مقرر نہ کیا چاہئے اگرچہ کوئی کوئی بات اوسکی ایسی ہو کہ اوسنے نسبت کفر
کی ہوتی موجب تلک توجیہ ہو سکے تب تلک تکفیر نکیا چاہئے جب بالکل کفر ثابت
بے شبہ ہو جائے تب ناچاری ہے یعنے حتی المقدور مسلمانون مین اصلاح کی چاہئے
اور فساد دور کیا چاہئے کہ بنیاد اسلام کی سست نہو جائے کوئی اگر کسیکو کافر کہے
یا لعنت کرے اگر وہ شخص فی الحقیقت کافر ہے یا لعنت کے قابل ہے تو اوسپر
ہو گی اور اگر وہ ان چیزون کے قابل نہین ہے تو یہ کافر ہو گیا اور لعنت بہی اسپر آئی
وَرُسُلُ الْبَشَرِ اَفْضَلُ مِنْ رُسُلِ الْمَلَائِكَةِ وَعَامَّةُ الْبَشَرِ مِنْ عَامَّةِ الْمَلَائِكَةِ
وَرُسُلُ الْمَلَائِكَةِ اَفْضَلُ مِنْ عَامَّةِ الْبَشَرِ + انبیا اور رسول خواص بشر مین افضل
ہین ملائکہ مقربہ سے اولیا اور اتقیا عامہ بشر ہین وہ افضل ہین عام فرشتون سے
اور عام ملائکہ جو ہین وہ افضل ہین باقی مومنون سے اور ملائکہ مقرب جو ہین وہ

افضل ہین تمام امت سے یعنے اولیا اور اتقیا سے وکرامات الاولیا حق اہل سنت جماعت کا عقیدہ ہے کہ کرامات اولیا کی حق ہے دوست حق کا نام ولی ہے نشانی دوست خدا کی وہ ہے کہ زہد اور تقوے اختیار کرے اور یاد مین حق تعالے کے ہمیشہ مشغول رہے طریقہ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا خلاف نکرے بدعت اور معاصی سے پرہیز رکھے اعتماد اوسکا سب بطرف خدا کریم کی ہوا سوا اللہ سے بالکل قطع کیا ہو امید کسیطرح کی کسی سے سوا خدا کے نرکہی اور ڈر بھی بغیر اوسکے قہر کے کسیکا نرکہے عشق اور محبت اوسکی ظاہر اور باطن مین سرایت کر گئی ہو ایسے شخص سے جو کچھہ فعل صادر ہو وہ کرامات ہے اور جو کوئی اس کے خلاف ہو اوسکا دعوے باطل ہے اور وہ مردود ہے خرق عادت کی چار قسمین ہین خرق عادہ اوسکو کہتے ہین کہ خلاف معمول کے چیز ظاہر ہو جیسے کلام کرنا درخت اور جانوروں کا اور موجود ہونا میوہ کا بے ہنگام جیسے بی بی مریم کے واسطے ہوا تہا جو یہ طرح پیغمبر کے ہاتہ سے ہو جیسے پیغمبر کے ساتہ ہوا ہے اوسکا نام معجزہ ہے اور جو ولی سے ظاہر ہو اوسے کرامات کہتے ہین جو کسی مومن صالح کے ہاتہ پر ظاہر ہو وہ معونت کہی جاتی ہے اگر کافر یا فاسق کے ہاتہ سے ظاہر ہو وہ استدراج اور مکر کہلاتا ہے کہ اوس شخص کے ساتہ اللہ تعالے نے مکر کیا ہے تا وہ مغرور ہو اور اسیطرح ضلالت مین اور گمراہی مین چلا جاوے ولا یبلغ الولی درجۃ النبی ولی کیسا ہی کامل مکمل ہو کسی نبی کے درجے کو نہین پہونچنے کا نبیون کو خاتمے کا ڈر نہین اور ولی کو خاتمے کا ڈر ہے نبی معصوم ہین اون سے کبہی کسیطرح کا گناہ صادر نہین ہوتا ولی محفوظ ہین او نہین اللہ تعالے گناہون سے بچاتا ہے کبہی شاید ہو بہی جاوے تو اللہ تعالے اون سے درگذر تا ہے جو کوئی اسکے خلاف اعتقاد کرے وہ کافر ہے لا یصل العبد الی حیث یسقط عنہ الامر والنہی کوئی بندہ ایسے مقام کو نہین پہونچتا کہ اوس سے امر و نہی اوٹھہ جاوے اور تکلیف شرع کی اوسپر نرہے حلال حرام اوسکے واسطے سب ایک

ہووے نماز روزے کا محتاج نہو جو چاہے سو کام کرے ہان مگر جو کوئی بے عقل ہو
اوسپر قلم جاری نہین ہے چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ تین شخصون سے
قلم اوٹھایا گیا ہے یعنے اونکے عمل فرشتے نہین لکہتے ایک تو بچہ یعنے نابالغ ایک
سوتا ہوا ایک بے عقل جب تک شعور باقی ہے جب تک تکلیف شرع کی باقی ہے
جو کوئی شرع کی تکلیف اوٹھانے کا اعتقاد کرے وہ کافر ہے اور گمراہ ہے وَالنُّصُوصُ
تُحْمَلُ عَلٰی ظَوَاہِرِہَا قرآن شریف کے معنی ظاہری ہی پر اعتماد ہے نماز روزہ
اور امر ونہی ظاہر قرآن سے نکالا گیا ہے وَالْعُدُوْلُ عَنْہَا اِلٰی مَعَانٍ
یَدَّعِیْہَا اَہْلُ الْبَاطِلِ اِلْحَادٌ قرآن کے ظاہری معنون سے پہرنا اون معنون کی
طرف کہ اہل باطل دعوی کرتے ہین الحاد ہے باطلیہ وہ فرقہ ہے کہ کہتے ہین
قرآن شریف کے ظاہر معنے مراد نہین معنی اوسکے بالکل پوشیدہ ہین کسیکو اوسکے
معنون پر اطلاع نہین مگر جو امام معصوم ہو اوسے قرآن شریف کے معنی معلوم
ہوتے ہین اللہ تعالے اپنی ذات مبارک سے بلا واسطہ تعلیم فرماتا ہے
یہ مذہب بالکل باطل ہے عقلمند کو چاہئے کہ اسمین غور کرے کسواسطے کہ اگر قرآن
کے معنی سمجہہ مین نہ آسکتے تو دین اور ایمان کفر اور عصیان خدا اور رسول کیونکر
پہچانا جاتا احکام شرع کے کیونکر جاری ہوتے مگر قرآن شریف کی بعض آیات سے
بعضے بعضے جابے معنی ظاہری ہین اور رمزین اور اشارے بہی ہین وَفِیْ دُعَاءِ
الْاَحْیَاءِ لِلْاَمْوَاتِ وَتَصَدُّقِہِمْ عَنْہُمْ نَفْعٌ لَّہُمْ دعا مین اور صدقے مین فائدہ
مقرر ہے زندون کے واسطے بہی اور مردون کے واسطے بہی کوئی اپنے واسطے
یا دوسرے کے واسطے صدقہ دے یا دعا کرے پہر وہ دوسرا زندہ ہو یا مردہ ہو
فائدہ کرتا ہے صدقہ قہر کو اللہ تعالے کے ٹہنڈا کرتا ہے اور دعا بلا کو دور کرتی ہے
زندون کی حاجتین اوس سے نکلتین ہین مردون کے عذاب مین تخفیف ہوتی ہے
اگر وہ عذاب کے لائق نہین ہین تو اون کے درجے زیادہ ہوتے ہین جو چیز اللہ
کریم کے نام سے فقیر محتاج کو دیجاے اوسے صدقہ کہتے ہین یہ صدقہ نہین کہ گوجہ

اناج او ثاثہ کچہ جو راسے ہین رکہدین یا اپنی بہتر پہ ڈالدین یا برہمن کو کچہ دے دین بلکہ
جو چیز نقد یا جنس اچہے کسب حلال سے پیدا کی اپنے دل کی دوست ہوا وسے
اللہ تعالے کے نام سے کسی زاہد عابد متقی پرہیزگار محتاج کو خالص نیت سے
دے دیں اسکا نام صدقہ ہے جناب الہی مین مقبول ہے اِعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ مُجِیْبُ
الدَّعَوَاتِ وَقَاضِیْ الْحَاجَاتِ جانو تم حق تعالے قبول کرنے والا دعاؤن
کا اور نکالنے والا حاجتون کا خدا ہے تعالے دعا سب کی قبول کرتا ہے اور
حاجت روا کرتا ہے لیکن دعا مین عاجزی اور صدق نیت اور حضور دل ضرور ہے
اسطرح سے دعا ہو تو قبول ہو جو کوئی کہتا ہے کہ مینے بہت دعائین کین کچہ بہی نہین ہوتا
اوسکی دعا کبہی قبول نہین ہوتی حدیث شریف مین آیا ہے کہ اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ
دعا عبادت کا مغز ہے دعا سے بلا دفع ہوتی ہے بدن کی سلامتی ہوتی ہے جو کوئی
دعا نہین کرتا اوسپر خدا کا غضب نازل ہوتا ہے دعا حق سبحانہٗ تعالے کے
نزدیک محبوب اور مرغوب ہے اگر ظاہر دعا قبول نہو تو اوس مین کچہ حکمت
اللہ تعالے کی ہوگی جو یہان قبول نہو تو وہان یعنے آخرت مین اسکے واسطے
ذخیرہ ہوگا بعضے وقت ایسا ہوتا ہے کہ یہ شخص دعا کسی چیز کے واسطے کرتا ہے
وہ اوسکے حق مین اچہی نہین ہوتی تو اوسکی بدلے اور اچہا کام ہوجاتا ہے یا کسیطرح
کی برائی اوس سے دفع ہوجاتی ہے غرض کہ کسیطرح ضائع نہین جاتی جو اوسکے
حق مین بہتر ہوتا ہے وہ اللہ تعالے اپنے کرم سے کر دیتا ہے آپ اپنا بہلا
برا معلوم نہین ہوتا وَیَجُوْزُ الصَّلٰوۃُ خَلْفَ کُلِّ بَرٍّ وَّ فَاجِرٍ
سنیون کا مذہب ہے کہ نماز ہر مسلمان کے پیچہے جائز ہے پہر وہ نیک ہو یا بد ہو
مگر نماز کے احکام ارکان ادا کرتا ہو اگر امام صالح ہو تو بہت ہی بہتر ہے اور عالم ہو
تو اوسکے پیچہے نماز پڑہنا ایسا ہے گویا نبی کے پیچہے پڑہی جماعت کی جو تاکید
بہت ہی اسواسطے انتظار صالح کا ضرور نہین کہ اگر شخص صالح موجود نہو تو نماز نہ پڑہے
جو مسلمان نماز پڑہے اوسکے پیچہے پڑہ لینی چاہئے لیکن عقاید اوس کا

سنیوں کے بموجب چاہئے اور طہارت کامل چاہئے اور اداے احکام ارکان
کرے بس امامت اوسکی درست ہے وَنَرَی الْمَسْحَ عَلَی الْخُفَّیْنِ فِی الْحَضَرِ
وَالسَّفَرِ اعتقاد کرتے ہیں ہم مسح موزی کا سفر میں اور حضر میں سنیوں کے بیان
پسندیدہ عقاید میں سے ہے کہ مسح موزی کا مقیم کو اور مسافر کو جائز ہے جو کوئی اسکا
انکار کرے وہ بدعتی ہے فَاسْتِحْلَالُ الْمَعْصِیَةِ صَغِیْرَةً کَانَتْ اَوْ کَبِیْرَةً
وَاسْتِخْفَافُهَا کُفْرٌ حلال جاننا گناہ کو پھر وہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو اور ہلکا سمجھنا اوسکو کفر ہے
گناہ ہرچند چھوٹا ہو اوسے چھوٹا اور ہلکا نہ جاننا چاہئے کسواسطے کہ عظمت اللہ
تعالے کی دیکھا چاہئے کہ وہ کیسا بزرگ ہے جسکا گناہ کرتے ہیں وَالْاِسْتِهْزَاءُ
عَلَی الشَّرِیْعَةِ الْاِسْتِهْزَاءُ بِهَا کُفْرٌ وَالْهَزْلُ بِالْکُفْرِ کُفْرٌ وَتَصْدِیْقُ
بِمَا یُخْبِرُهُ عَنِ الْغَیْبِ کُفْرٌ وَالْیَاْسُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی کُفْرٌ وَالْاَمْنُ مِنْ
عَذَابِ اللّٰهِ کُفْرٌ ٹھٹھا کرنا اور اہانت کرنا شریعت کا کفر ہے ہنستے ہنستے نقل
کرنا کفر کی کفر ہے سچا جاننا کاہن کو کہ خبر غیب کی دیتا ہے کفر ہے خبر غیب کی اللہ
تعالے ہی کا خاصہ ہے مگر وہ جسکو اپنے کرم و فضل سے الہام کرے اور آگاہی
دیوے نا امید ہونا اللہ تعالے کی رحمت سے کفر ہے یعنی ایسا سمجھنا کہ میرے
گناہ ایسے ہیں کہ اللہ تعالے ہرگز نہیں درگذر کریگا یا فلانا کام اللہ تعالے
ہرگز نہیں کرنے کا امن میں ہونا اللہ تعالے کے عذاب سے کفر ہے یعنی ایسا
سمجھنا کہ عذاب بالکل کچھ چیز ہی نہیں ہے کلمہ جو پڑھ لیا ہے بس اب کوئی گناہ کیا
مضر نہیں ہے اللہ تعالے ہرگز عذاب نہیں کریگا وَالْاِیْمَانُ بَیْنَ
الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ ایمان درمیان میں خوف اور رجا کے ہے وجہ اللہ تعالے
کا ہر حال میں چاہئے یہاں تک کہ اگر بالفرض سنے کہ دوزخ میں ایک ہی شخص
جاویگا تو ڈرے کہ مبادا وہ شخص میں ہی ہوں ہمیشہ اپنے رب سے پناہ مانگتا
رہے اور امید ایسی رکھے اگر سنے ساری خلق میں ایک شخص بہشتی
ہوگا تو امیدوار رہے اللہ تعالے کی رحمت سے کہ شاید وہ شخص میں ہی ہوں

ان اللہ شدید العقاب وان اللہ غفور رحیم یعنی اللہ کو سخت عذاب
کرنے والا اور سمجھو اوسے غفور بخشنے والا گناہون کا اور رحیم رحمت کرنے والا
بندون پر اللہم صلی علی محمد و آلہ بقدر حسنہ و کمالہ

رسالہ سبیل الجنان ترجمہ تکمیل الایمان عربی کا۔ یہ رسالہ ہندی مین اسواسطے لکھی گئی تا اصل کتاب
کی سند ہووے یہ لفظ ہندی اوسکے تابع ہون اور وہ متبوع ہو پھر اوس عربی
کا آخر رسالہ مین ترجمہ کیا جاتا ہے تا خلاصہ تمام رسالہ کا بوا فقی سہل معلوم ہو اور اگر
خدا تعالے توفیق دے کہ ان تھوڑے سے حرفون کو یاد کرلین تو نہایت مفید
ہون مقدمے اپنے دین اسلام کے سب زبان پر رہین شروع کرتا ہون ساتھ نام
خدا کے مہربان بخشنے والے کے حقیقتاً ین چیزون کی اپنے ذات مین ثابت
ہین انکا وہم وخیال نہین ہے عالم نیا پیدا ہوا ہے اور وہ پھر نابید ہونے والا ہے
پیدا کرنے والا اوسکا خدا ہے اور وہ ہمیشہ سے تہا اور ہمیشہ رہیگا اور وہ خود آپ
آپ ہے اور ایک ہے جیتا ہے اور جاننے والا ہے اور قدرت والا ہے اور اپنی چاہت
سے کام کرنے والا ہے نہ کسیکے زور سے اور نا چاری سے اور بولنے والا ہے اور سننے
والا ہے اور دیکھنے والا ہے اور جو کچھ اوسکے کمالات ہین ہمیشہ سے ہین کوئی
چیز اوسکی ذات مین نئی پیدا نہین ہے وہ تن نہین ہے صفتین تن کی نہین رکھتا صورت
نہین رکھتا حد اور نہایت نہین رکھتا اوپر اور نیچے پیچھے اور آگے سیدہا اور اولٹے
طرف نہین ہے جگہ نہین رکھتا رات اور دن برس اور مہینہ اوسپر نہین گذرتا اور
کوئی چیز اوسکے مانند نہین ہے اوسکے کامون مین مخالف کوئی نہین ہے اوسکا کوئی
مددگار نہین وہ اپنے غیر کے ساتھ ایک نہین ہوتا اور غیر کے بیچ مین نہین آتا ساری بزرگیان
اوسکی آپہی ہین ہر نا لائق چیز سے وہ پاک ہے کل قیامت کو وہ اپنے تئین مومنون کو دکھلاویگا
پیدا کرنے والا سب چیز و نکا وہی ہے اور جاننے والا سبکا ہے جو چاہے سو کرے کچھ نہ چلے

اوسپر لازم نہین ہے کسی کام مین اوسے غرض نہین کوئی سوا اوسکے حاکم نہین نیک
وہ چیز ہے کہ شرع نے اوسکا حکم کیا ہے اور بد وہ ہے کہ شرع نے جس سے منع کیا ہے
عقل کو اوسمین دخل نہین ہے پروردگار عالم کے فرشتے ہین دو دو بازو والے
اور تین تین بازو والے چار چار بازو والے اون فرشتون مین ہر ایک کا مقام
بندھا ہوا ہے وہ وہین موجود ہین جو کچھ کہ وہ حکم کرے بجا لاوین نافرمانی نہین
کرتے قوت اونکا طاعت ہے اور غذا اونکی تسبیح ہے مردی ہے اور زنی سے
پاک ہین کھانا پینا اونہین نہین بڑے اونمین سے چار بڑے فرشتے ہین جبرئیل پیغمبرونپر
وحی لانے والے ہین میکائیل کو خدمت روزی کی ہے اسرافیل کو صور پھونکنے کی
خدمت ہے عزرائیل روحین لینے کے واسطے مقرر ہین اور اوس پروردگار کی
کتابین ہین اوتارا ہے اونکو اپنے رسولون پر اونمین سے توریت اور انجیل اور
زبور اور فرقان بڑی کتابین ہین پھر اون چارون مین فرقان افضل ہے نام اللہ
تعالے کے زبان شرع پر موقوف ہین اوسے سوا اون نامون سے جو شرع
مین آئے ہین نہ یاد کیا چاہیے اور وہ پیدا کرنے والا ہے بندون کے فعلونکا
پس کفر اور معصیت ساتھ ارادے اور قدرۃ اور اندازے اوسکے ہین او نہین راضی
وہ اوس کفر اور معصیت سے بندون کے فعل اونکے ارادے سے اور اختیار سے
ہوتے ہین اوسی پر وہ ثواب پاتے ہین اور عذاب کیے جاتے ہین اللہ تعالے
جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے جسے چاہتا ہے راہ پر لیجاتا ہے عذاب قبر کا کافرون
کو اور فاسقون کو اور نعمت اور راحت فرمانبردارون کو اور نیک کام کرنے والون
کو اور سوال منکر نکیر کا حق ہے قبرمین سے دوسرے بار زندہ کرنا حق ہے جو کچھ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر قیامت کے دن کی دی حق ہے تولنا بندون
کے فعلون کا تا نیکی بدی معلوم ہوجاوے حق ہے پوچھنا اللہ تعالے کا بندون سے
کہ دنیا مین کیا کیا حق ہے لکھنا بندون کا اعمال نامہ کہ اوسمین نیکی بدی بندون کی
ثابت ہے اور دینا اوسکا مومنون کو سیدھے ہاتھ مین اور کافرون کو بائین ہاتھ مین

حق ہے اور حوض کوثر کہ اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کے دن دیا جائیگا حق ہے
پل صراط کہ فردا سے قیامت دوزخ کے اوپر کہین گے اور سب خلق اوسپر سے
گذرنے کی حق ہے شفاعت یعنے سفارش انبیاؤن کی اور اولیاؤن کی پروردگار سے
حق ہے بہشت اور دوزخ آج کے دن موجود ہین اور ہمیشہ باقی رہین گے فانی نہونگے
جنتی اور دوزخی ہمیشہ رہین گے ایمان کیا ہے پیغمبر کو سچا جاننا دل سے اور گواہی
دینا اوسکی سچ کے زبان سے اور وہ ایمان کم زیادہ نہین ہوتا ایمان اور اسلام الٰہی
سے ایک ہین مومن ہون انشاء اللہ تعالے شک کی راہ سے کہنا چاہئے اگر خوف سے
خاتمے کے کہین تو درست ہے ایمان یاس کا مقبول نہین ایمان یاس اوسے
کہتے ہین کہ موت کے وقت عالم غیب کو دیکھکر ایمان لاوے گناہ کبیرہ مومن کو اصل
ایمان سے نہین نکالتا گناہگار ہمیشہ دوزخ مین نہ رہین گے اگرچہ بغیر توبہ کے اس
عالم سے گئے ہون اللہ تعالے کفر پیشون سے نہین بخشیگا باقی اوسکی چاہت ہے
جسے چاہے بخشے جسے چاہے گرفتار کرے اگر چاہے تو چھوٹے گناہ
پر بھی گرفتار کرے اور عذاب دے اللہ تعالے نے پیغمبر بھیجے آدمیون کی
طرف آئے ہین اور خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے اور ظاہر کرنے والے سب
امور دنیا کے ضرور کامون کو اور معجزے اونکے ہاتھون پر پیدا کئے تا اونکے
دعوی کی دلیل ہووے پہلے سب پیغمبرون کے آدم ہین اور آخر محمد مصطفی صلی اللہ
علیہ وسلم نبیون کی گنتی مقرر نکیا چاہیے پیغمبر جھوٹھ نہین بولتے اور گناہ نہین کرتے
اور اپنے کام سے یعنے نبوت سے موقوف نہین ہوتے سب پیغمبرون سے افضل اور
بہتر محمد ہین صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ سارے عالم کے پیغمبر ہین معراج اون کے
جاگتے ہین بدن کے ساتھ آسمان کے اوپر جہان تلک اللہ تعالے نے چاہا حق ہے اونکی شریعت
اونکی سب شریعتون سے کاملتر ہے اور دین اونکا سب دینون کا اوٹھانے والا
ہے امت اونکی سب امتون سے بہتر ہے اور اصحاب اونکے ساری امت سے
بہتر ہین اور چار یار اونکے سب اصحاب سے بہتر ہین اور افضل ہین اونکی فضیلت ہے اور

بہت سا ثواب ہے اونکے بعد باقی عشرہ مبشرہ افضل ہین اونکے بعد بدر والے
اونکے پیچھے احد والے اونکے بعد بیعت الرضوان والے افضل ہین حضرت فاطمہ
زہرہ رضی اللہ عنہا سب عورتون سے بہتر ہین حضرت امام حسن امام حسین علیہما
السلام افضل ہین بہشت کے جوانون سے سید اور سردار ہین پہلے خلیفہ ابی بکر
صدیق دوسرے عمر فاروق تیسرے عثمان ذو النورین رضی اللہ عنہم چوتھے جناب
ولایت ماب علی مرتضے کرم اللہ وجہہ ہین خلافت بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے تیس برس
ہے اوسکے بعد بادشاہی اور امیری ہے پیغمبر کے اصحابون کو سوائے نیکی کے یاد نکیا چاہیے
اگرچہ اون سے کوئی کام خلاف ظاہر ہوا ہو مجتہد کبھی ٹھیک کرتے ہین اور نظر ہین چوک
بھی جاتا ہے وہ اوسمین معذور ہے اوسکو ثواب ملتا ہے مجتہد وہ ہے
کہ قرآن مین اور حدیث مین فکر کرکے معنے اوسکے نکالکر حکم کرتا ہے جو جو مسلمانون
کے قبلے کی طرف نماز کرتے ہین اونہین کافر نہ کہا چاہیے اور خاص کرکے کسیکو
لعنت نکرنا چاہیے خاص انسان فاضل ہین خاص فرشتون سے اور عام انسان فاضل ہین
عام فرشتون سے مراد خاص انسان سے انبیا ہین اور عام سے اولیا اور پرہیزگار ہین کرامات
اولیا کی حق ہے کوئی ولی نبی کے مرتبہ کو نہین پہونچتا اور کوئی بندہ ایسے مرتبہ کو نہین پہونچتا
کہ احکام شرع کے اوس سے اوٹھ جاوین قرآن شریف کے ظاہر عبارت کے ظاہر ہی
معنے ہین مگر کہین ضرورت کے واسطے مرادی بھی ہون تو ہون قول فرقہ باطنیہ کا کہ وہ
کہتے ہین قرآن کے ظاہر معنی مراد نہین ہین اوسکے معنے سوائے خدا کے کسیکو معلوم
نہین کفر ہے دعا سے زندونکے مردونکو اور صدقہ دینے سے اونکے اونکو فائدہ
ہوتا ہے قبول ہونا دعا کا حق ہے پیچھے ہر مسلمان کے اگرچہ وہ صالح نہو نماز درست ہے
مسح موزی کا سفر مین اور بیٹھی جگہ مین اعتقاد چاہیے کرنا حرام کو حلال جاننا حلال کو
حرام کفر ہے حلال جاننا گناہ کا اور چھوٹا سمجھنا اوسکا پھر وہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو کفر ہے
ٹھٹھہ کرنا شریعت کا اور اہانت کرنا اوسکا کفر ہے نقل کفر کی اور سنتے کام کفر
کے کرنا کفر ہے مست اور دیوانہ بے ہوشی کی حالت مین جو کہے اوسکا اعتبار نہین

کافر ہوے سچا جاننا نجومیون کا اور سب غیب کی خبر دینے والون کا کفر ہے ناامیدی رحمت سے اللہ تعالے سے کفر ہے اور امن مین ہونا اوسکے مکر سے کفر ہے سلامتی ایمان کی درمیان مین ڈرنے کے اور امید رکھنے کے ہے جانو اللہ تعالے کو سخت عذاب کرنیوالا اور بخشنے والا اور رحم کرنیوالا

## خاتمہ ریختۂ قلم محمد انوار حسین تسلیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ خدا را منت و سپاس افزون از قیاس کہ کتاب مستطاب فیض انتساب افادت انتساب ممتنع الجواب سراپا انتخاب مقبول طبع شیخ و شاب ریختہ قلم اعجاز رقم آئینہ حقیقت نماے معقول و منقول آبیار بوستان فروع و اصول وحید عصر سعید زمان محمد امیر علی سلمہ الرحمن عالم بے بدل شاعر بے نظیر متخلص بہ امیر بحکم محکم منشی عطارد نظیر خورشید ضمیر ماہتاب فلک نکوئی فلک الافلاک ہجوئی مربی غم خوار ہنر دیران دہرو کاملان روزگار منشی نولکشور مالک مطبع اودہ اخبار کہ صیت نوازش دامن اکناف عالم فرا گرفتہ و آوازہ ہمت عالیش آنسوی آسمان رفتہ در مطبع معروف و مشہور واقع شہر لکھنؤ باہتمام کارپردازان ذی شعور و قدغن بیکران و سعی و کوشش نامحصور بماہ مارچ سنہ ۱۸۷۳ عیسوی طبع گردید و با شگفتگی طبع گردید

تمت